136

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَاءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

ٹیلیفون نمبر ۹۱

شرح چندہ پیشگی
سالانہ ۱۵ روپے
ششماہی ۸ روپے
سہ ماہی ۴ روپے
بیرون ہند سالانہ ۱۸ روپے

قیمت ایک آنہ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۴۳۵

ایڈیٹر غلام نبی

تار کا پتہ الفضل قادیان

روزنامہ الفضل

دارالامان قادیان

THE DAILY ALFAZL QADIAN.

جلد ۲۷ | ۱۹ رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ | یوم پنجشنبہ | مطابق ۲ نومبر ۱۹۳۹ء | نمبر ۲۵۲

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مدینۃ المسیح

قادیان ۳۱ اکتوبر۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج سوا آٹھ بجے شب کی رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کی طبیعت اچھی ہے۔ البتہ افطاری کے بعد ضعف کی شکایت ہو گئی۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت خدا کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمدللہ۔

خان محمد احمد خان صاحب ابن حضرت نواب محمد علی خان صاحب کے ہاں لڑکی تولد ہونے کی خوشی میں جو حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کی نواسی ہے۔ آج مقامی دفاتر و مدارس میں تعطیل کی گئی۔

افسوس۔ میاں نظام الدین صاحب جہلمی جو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مخلص صحابی تھے۔ بعمر ۶۵ سال وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ نے نماز جنازہ پڑھائی۔ نعش کو کندھا دیا۔ اور مرحوم مقبرہ بہشتی کے قطعۂ صحابہ میں دفن کئے گئے۔ احباب بلندیٔ درجات کے لئے دعا کریں۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

احمدیت کی تعلیم کا خلاصہ

"جو خدا تعالیٰ کو راضی کرنا چاہے۔ اور معجزات دیکھنا چاہے۔ اور خارق عادت دیکھنا منظور ہو۔ تو اس کو چاہیئے۔ کہ وہ اپنی زندگی بھی خارق عادت بنا لے۔ دیکھو۔ امتحان دینے والے محنتیں کرتے کرتے مدقوق کی طرح بیمار اور کمزور ہو جاتے ہیں۔ پس تقویٰ کے امتحان میں پاس ہونے کے لئے ہر ایک تکلیف اٹھانے کے لئے طیار ہو جاؤ۔ جب انسان اس راہ پر قدم اٹھاتا ہے۔ تو شیطان اس پر بڑے بڑے حملے کرتا ہے لیکن ایک حد پر پہونچکر آخر شیطان ٹھہر جاتا ہے۔ یہ وہ وقت ہوتا ہے۔ کہ جب انسان کی سفلی زندگی پر موت آ کر وہ خدا کے زیر سایہ ہو جاتا ہے۔ وہ مظہر الٰہی خلیفۃ اللہ ہوتا ہے۔ مختصر خلاصہ ہماری تعلیم کا یہی ہے۔ کہ انسان اپنی ساری طاقتوں کو خدا کی طرف لگا دے"

(ملفوظات احمد حصہ اول۔ صفحہ ۳۶)

انبیاء شخصی تدبیر نہیں کرتے

فرمایا "انبیاء کا قاعدہ ہے۔ کہ شخصی تدبیر نہیں کرتے۔ نوع کے پیچھے پڑتے ہیں۔ جہاں شخصی تدبیر آئی۔ وہاں چنداں کامیابی نہ آئی۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ یہ حال ہوا"

(ملفوظات احمد حصہ اول۔ صفحہ ۳۷)

تقلید کو چھوڑنا اباحت ہے

"ہمارا مذہب وہابیوں کے برخلاف ہے۔ ہمارے نزدیک تقلید کو چھوڑنا اباحت ہے۔ کیونکہ ہر ایک شخص مجتہد نہیں ہے۔ ذرا سا علم ہونے سے کوئی متابعت کے لائق نہیں ہو جاتا۔ کیا وہ اس لائق ہے۔ کہ سارے متقی اور تزکیہ کرنے والوں کی تابعداری سے آزاد ہو جائے۔ قرآن شریف کے اسرار سوائے مطہر اور پاک لوگوں کے اور کسی پر نہیں کھولے جاتے۔ ہمارے ہاں جو آتا ہے۔ اُسے پہلے ایک حقیقت کا رنگ چڑھانا پڑتا ہے" (ملفوظات احمد حصہ اول صفحہ ۴۶)

نبوتِ محمدی کی گدی کے دعویداروں کی حالت

"اللہ تعالیٰ بنی اسرائیل کو یہ دکھانا چاہتا تھا۔ کہ تمہاری حالتیں ایسی ردی ہو گئی ہیں۔ کہ اب تم میں کوئی اس قابل نہیں۔ جو نبی ہو سکے۔ یا اس کی اولاد میں سے کوئی نبی ہو سکے۔ اس لئے آخری خلیفہ موسوی کو اللہ تعالیٰ نے بے باپ پیدا کیا۔ اور ان کو سمجھایا۔ کہ اب شریعت تمہارے خاندان سے گئی۔ اسی کی مثل خدا تعالیٰ نے آج یہ سلسلہ قائم کیا ہے۔ کہ آخری خلیفہ محمدی یعنی مہدی و مسیح کو سیدوں میں سے نہیں بنایا۔ بلکہ فارسی الاصل لوگوں میں سے ایک کو خلیفہ بنایا۔ تاکہ یہ نشان ہو کہ نبوتِ محمدی کی گدی کے دعویداروں کی حالتِ تقویٰ اب کیسی ہے؟" (ایضاً صفحہ ۴۷)

دوستوں کے شدید تقاضہ پر حیرت انگیز رعایت

Digitized by Khilafat Library Rabwah

یہ کارخانہ دوستوں کے شدید تقاضہ پر سال میں دو دفعہ رعایت دیا کرتا ہے۔ اس سلسلہ میں اب یہ رعایت ۶-۷-۸- نومبر ۱۹۳۹ء کو دی جارہی ہے۔ اس لئے جو دوست ان تاریخوں پر اپنے خطوط ڈاکخانہ میں ڈالیں گے۔ انہیں حسب ذیل ادویہ نصف قیمت پر ملیں گی۔ اس سنہری موقعہ سے نہ صرف آپ خود ہی فائدہ اٹھایئے بلکہ اپنے دوستوں کو بھی شامل کیجئے۔

موتی سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے

ضعف بصر۔ ککرے۔ جلن۔ پھولا۔ جالا۔ خارش چشم پانی بہنا۔ دھند غبار پربال۔ ناخونہ۔ گوہانجنی۔ رتوندا ابتدائی موتیابند وغیرہ غرضیکہ یہ سرمہ جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ہے۔ جو لوگ بچپن اور جوانی میں اس سرمہ کا استعمال رکھتے ہیں۔ وہ بڑھاپے میں اپنی نظر کو نوجوانوں سے بہتر پاتے ہیں۔ قیمت فی تولہ دو روپے آٹھ آنے نصف قیمت ایک روپیہ چار آنے۔ محصول ڈاک علاوہ۔

حضرت مسیح موعودؑ کے خاندان مبارک میں توموتی سرمہ ہی مقبول ہے۔ لہذا آپ کو بھی موتی سرمہ ہی استعمال کرنا چاہیے

حضرت میاں بشیر احمد صاحب ایم۔ اے سلمہ اللہ تعالیٰ تحریر فرماتے ہیں کہ میں اسبات کے اظہار میں خوشی محسوس کرتا ہوں کہ میں نے آپ کا موتی سرمہ استعمال کر کے اسے بہت مفید پایا۔ گذشتہ دنوں مجھے یہ تکلیف ہوگئی تھی۔ کہ زیادہ مطالعہ یا تصنیف سے آنکھوں میں درد ہونے لگتا تھا۔ اور دماغ میں بوجھ رہنے کے علاوہ آنکھوں میں سرخی بھی رہتی تھی۔ ان ایام میں میں نے جب بھی آپ کا موتی سرمہ استعمال کیا مجھے یقینی طور پر فائدہ ہوا۔

اکسیر البدن دنیا میں ایک ہی مقوی دوا ہے

کمزور کو زور آور اور زور آور کو شہ زور بنانا اس اکسیر پر ختم ہے اس کے استعمال سے کئی ناتوان اور گئے گذرے انسان از سر نو زندگی حاصل کر چکے ہیں۔ اگر آپ بھی عمدہ صحت پاکر پر لطف زندگی حاصل کرنا چاہتے ہیں تو آج ہی سے اس کا استعمال شروع کردیں۔ نیز ملیریا بخار کو روکنے اور اس سے پیدا شدہ کمزوری کو دور کرنے کے لئے بھی یہ بے نظیر چیز ہے۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

ایک تجربہ کار ڈاکٹر کی رائے

جناب ڈاکٹر سید رشید احمد صاحب ایس۔ اے ایس۔ آئی۔ ایم۔ ڈی انڈین ملٹری ہسپتال کلکتہ سے تحریر فرماتے ہیں کہ میرے ایک دوست نے میری سفارش پر آپکی ایجاد کردہ اکسیر البدن کا استعمال کیا اور انہیں اس اکسیر سے بیحد فائدہ ہوا جس کے لئے میں آپکو مبارکباد دیتا ہوں۔ براہ کرم ایک شیشی اور بذریعہ وی۔ پی بھیجدیں۔

اکسیر اکبر

جس کا اثر مستقل ہے۔ اکسیر البدن کے علاوہ اس میں حسب ذیل مزید اجزا شامل ہیں۔ سونے کا کشتہ۔ کستوری۔ عنبر۔ لوبھین وغیرہ اس کے فوائد کے کیا کہنے ایک ہی لاثانی دوا ہے۔ اس کی موجودگی نے طبی دنیا میں ایک نئی روح پھونک دی ہے۔ مفصلہ ذیل نئی اور پرانی بیماریوں میں اس کا اثر فوری اور مستقل ہے ضعف دل۔ ضعف دماغ۔ ضعف اعصاب۔ ضعف ہاضمہ۔ قبل از وقت بالوں کا سفید ہوجانا دل کی دھڑکن سر کا چکرانا۔ آنکھوں میں اندھیرا آنا۔ بے چینی۔ سستی اداسی ذرا سے کام سے دل کا کانپنا۔ جسم میں سخت کمزوری وغیرہ بیماریوں کے لئے یہ بفضل خدا بہترین اور یقینی علاج ہے لاگت کے مقابلہ میں قیمت برائے نام یعنی ایک ماہ کی خوراک کی قیمت بیس روپے نصف قیمت دس روپے محصولڈاک علاوہ۔

اکسیر اکبر سے ۵۵ سالہ ۱۸ سالہ نوجوان بنگیا

جناب ڈاکٹر شیر محمد صاحب عالی اسسٹنٹ سرجن فورٹ لاکھارٹ کوہاٹ سے تحریر فرماتے ہیں کہ اکسیر اکبر کی ایک ماہ کی خوراک جو آپ سے منگوائی تھی۔ ایک مریض کو جس کی عمر ۵۵ سال سے متجاوز ہوچکی تھی اور جس کو کمزوری تقریباً ۲۰ سال سے تھی۔ استعمال کرائی گئی دوران استعمال میں ایک حیرت انگیز تبدیلی اس کے جسم میں رونما ہوئی جو سینکڑوں مقوی ادویہ کے کھانے سے بھی آجتک نہ ہوئی تھی یعنی اکسیر اکبر کے استعمال سے اس کی صحت ایسی ہوگئی جیسے اٹھارہ سالہ نوجوان کی چڑھتی جوانی کا عالم ہوتا ہے۔" اکسیر اکبر واقعی اس زمانہ میں اپنا جواب نہیں رکھتی۔ ایک مرتبہ ضرور تجربہ فرمایئے۔

اکسیر بواسیر

یہ نامراد موذی مرض انسان کا خون نچوڑ کر ہڈیوں کا پنجر اور زندہ درگور بنا کر زندگی تلخ کر دیتا ہے۔ اس کی مصیبت کو کچھ وہی بہتر سمجھ سکتا ہے۔ جسے بدقسمتی سے اس موذی مرض سے سابقہ پڑا ہو۔ ہماری یہ اکسیر اس ظالم مرض کو خواہ کسی قسم کا ہو زیادہ سے زیادہ چودہ روز کے استعمال سے جڑھ سے اکھاڑ کر نیست و نابود کر دیتی ہے۔ قیمت تین روپے نصف ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

موتی دانت پوڈر

میلے دانت جملہ بیماریوں کا گھر ہیں۔ اگر آپ اپنی صحت کو ضروری سمجھتے ہیں تو آج سے ہی اس کا استعمال شروع کر دیں جو دانتوں کی جملہ بیماریوں کو دور کر کے انہیں فولاد کی طرح مضبوط بنا کر موتیوں کی طرح چمکاتا ہے۔ اور بدبوئے دہن کو دور کر کے پھولوں کی سی مہک پیدا کرتا ہے۔ قیمت دو اونس کی شیشی جو خاصی مدت کے لئے کافی ہے۔ ایک روپیہ نصف قیمت آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

تریاق اعظم

اس ایک ہی تریاق سے سر سے کر پاؤں تک کی جملہ بیماریوں کا علاج کر لیجیے۔ گھر میں اس تریاق اعظم کی موجودگی ڈاکٹروں اور حکیموں کی ضرورت سے بے نیاز کر دیتی ہے سفر میں اس کی ایک شیشی کا آپ کے پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہونا یہ اس بات کی دلیل ہے کہ ہسپتال کی جملہ ادویہ آپ کی پاکٹ یا سوٹ کیس میں ہیں۔ اس کے ہر قطرہ میں آبحیات اور ہر مرض کے لئے اکسیر ہے اس کے ایک قطرہ کے حلق سے اترتے ہی مردہ جسم میں برقی لہر دوڑ جاتی ہے۔ سر کے درد۔ پسلی کے درد گنٹھیا کے درد۔ عرق النساء کے درد قولنج کے درد۔ جگر کے درد گھٹنوں کے درد۔ غرضیکہ جملہ قسم کے دردوں کے لئے تیر بہدف ہے ناسور جلے ہوئے آبلوں تلی۔ بخار۔ ہیضہ۔ بدہضمی کے لئے تریاق۔ قصہ کوتاہ قریباً دو صد امراض کا یہ ایک ہی علاج ہے۔ مفصل حالات پرچہ ترکیب استعمال میں ملاحظہ فرمایئے قیمت فی شیشی دو روپے چار آنے نصف ایک روپیہ دو آنے محصولڈاک علاوہ

رفیق زندگی

گرم مزاج والوں کیلئے بے نظیر تحفہ مفرح دل اور مقوی دماغ جس سے جوہر حیات کو خاص ترقی ہوتی ہے۔ بیماری یا کثرت کار کیوجہ سے جن کے چہرے زرد۔ دل ہر وقت دھڑکتا سر چکراتا آنکھوں میں اندھیرا آجاتا۔ اٹھتے وقت ستارے سے دکھائی دیتے بے چینی گھبراہٹ۔ سستی اور اداسی چھائی رہتی ہو ان کیلئے یہ جادو اثر دوا قیمت غیر مترقبہ ہے۔ اس دوا کا ایک ماہ کا استعمال سال بھر کیلئے انشاء اللہ کسی دوسری مقوی دوا سے بے نیاز کر دیگا۔ ایک ماہ کی خوراک کی قیمت پانچ روپے۔ نصف قیمت دو روپے آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ ہے۔

اکسیر معدہ

ہیضہ۔ بدہضمی کمی بھوک بد ہضمی اپھارہ۔ بادگولہ۔ پیٹ کا گڑگڑانا کھٹی ڈکاریں جی کا متلانا۔ اسہال ریاح کھانسی۔ دمہ کے لئے تیر بہدف ہے۔ دودھ۔ گھی۔ مکھن۔ بالائی انڈے وغیرہ ہضم کرنے کا بہترین ذریعہ ہے۔ دماغ حافظہ ذہن کو تقویت دینے کمزور اور دماغی کام کرنے والوں کے لئے بے نظیر چیز ہے۔ قیمت دو روپے نصف ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

قبض کشا گولیاں

اول تو کبھی کبھار کی قبض بھی بہت تکلیف دہ ہے پھر دائمی قبض سے تو خدا کی پناہ۔ اگر آپ کا معدہ صاف ہے تو سمجھو کہ آپ تندرستی کی گود میں کھیل رہے ہیں۔ اور یہ امر مسلمہ ہے کہ قبض ہی تمام بیماریوں کی ماں ہے۔ ایکدن گھر کی پاخانہ صاف نہ ہو تو تمام گھر کی فضا اس قدر خراب ہو جاتی ہے۔ کہ ناک میں دم آجاتا ہے یہی حال آپ معدہ کا سمجھئے۔ اگر ایک روز بھی کھل کر اجابت نہ ہو تو تمام معدہ متعفن ہوجاتا ہے۔ اور متعفن معدہ ہی ہر ایک بیماری کی جڑھ ہے قبض کشا گولیاں کیا ہیں۔ گویا معدہ کی جھاڑو ہیں ان کا دائمی استعمال سمجھو کہ صحت کا بیمہ ہے۔ ایک سو گولی کی قیمت دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

افیون چھڑاؤ گولیاں

افیون بہت بری بلا ہے علاوہ روپے کے نقصان کے انسانی صحت کا بھی ستیاناس کر دیتی ہے۔ بدقسمتی سے جسے اس کی عادت پڑ جائے پھر اس کا چھوٹنا بہت مشکل ہو جاتا ہے ہماری یہ گولیاں انشاء اللہ بہت جلد اس بلا سے نجات دلادیگی قیمت یکصد گولی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

اکسیر دمہ

اگرچہ بیماری تو ہر ایک ہی تکلیف دہ ہے۔ مگر دمہ سے تو خدا کی پناہ یہ انسان کو زندہ درگور بنا دیتا ہے۔ خدا تعالیٰ ہر ایک بشر کو اس موذی مرض سے بچائے ہم نے بڑے تجربہ کے بعد "اکسیر دمہ" نامی دوا تیار کی ہے جو خدا کے کرم سے دو ہفتہ کے استعمال سے اس بیماری سے چھٹکارا کرا دیتی ہے قیمت تین روپے نصف قیمت ایک روپیہ آٹھ آنے محصولڈاک علاوہ

اکسیر بچگان

یہ دوا چھوٹے بچوں کے لئے واقعی اکسیر ہی ہے اسی لئے اس کا نام "اکسیر بچگان" رکھا گیا ہے۔ اسہال ہر قسم پیچش اور بچوں کے سوکھا پن وغیرہ کے لئے یہ دوا بفضل خدا تیر بہدف ہے۔ سبز رنگ کے اسہال اور سوکھا پن وغیرہ سے اکثر بچے ضائع ہو جاتے ہیں یہ دوا ان عوارض کے لئے تریاق ہے اور پھر بڑی عمر والوں کیلئے بھی اسہال اور پیچش وغیرہ میں یہ بہت مفید ہے قیمت فی شیشی دو روپے نصف قیمت ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ۔

بال اڑانے کی خوشبودار دوائی

اس خوشبودار دوائی کو پانی میں گھول کر لگانے سے ایک منٹ کے اندر اندر سخت سے سخت اور نرم سے نرم جگہ کے بال بصفائی کمال جڑھ سے دور ہو جاتے ہیں۔ قیمت فی شیشی آٹھ آنے نصف قیمت چار آنے محصولڈاک علاوہ

مچھر پروف

جس کی خوشبو سے مچھر بھاگ جاتا ہے۔ دو اونس کی شیشی کی قیمت ایک روپیہ چار آنے نصف قیمت دس آنے محصولڈاک علاوہ۔

تریاق درد گردہ

درد گردہ بہت تکلیف دہ بیماری ہے۔ اس کی بیخ کنی کیلئے یہ بہترین دوا ہے قیمت دو روپے رعایتی ایک روپیہ محصولڈاک علاوہ

ست سلاجیت خالص

نزلہ زکام کھانسی دمہ اور عام کمزوری کیلئے مسلمہ چیز ہے قیمت ایک چھٹانک ۱۵ روپے ایک چھٹانک سے کم روانہ نہ ہوگی محصولڈاک علاوہ

ملنے کا پتہ: منیجر نور اینڈ سنز۔ نور بلڈنگ قادیان ضلع گورداسپور پنجاب

طلائے بے نظیر

جس نے اپنی بے نظیر خوبیوں کی وجہ سے سب طلاؤں کو مات کر دیا ہے تجربہ بہترین دوا ہے قیمت ایک تولہ دو روپے آٹھ آنے رعایتی قیمت ایک روپیہ چار آنے محصولڈاک علاوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

161

انگلستان کی خبریں

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ آج اعلان کیا گیا ہے کہ برطانیہ کے تین اور جہاز غرق کر دیئے گئے ہیں۔ ان میں سے ایک انگلستان سے مال امریکہ لے جا رہا تھا۔ اسے بغیر انتباہ بحیرہ اوقیانوس میں غرق کر دیا گیا۔ باقی دو بحیرہ شمالی میں غرق کئے گئے ہیں۔ اسی سمندر میں ناروے کا بھی ایک جہاز غرق کر دیا گیا۔ سرکاری اعلان مظہر ہے۔ کہ اس ماہ میں برطانیہ کے ۶۵ ہزار ٹن وزنی جہاز غرق ہوئے ہیں۔ گذشتہ ہفتہ ۲۱ ہزار ٹن کا نقصان ہوا تھا۔

آج لنڈن میں ہوائی خطرہ کا الارم دیا گیا۔ سب بازار اور سڑکیں فوراً خالی کر دی گئیں۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد خطرہ دور ہو جانے کا اعلان کر دیا گیا۔ آج مشرقی ساحل کے ایک شہر پر جرمن طیارہ پرواز کرتا دیکھا گیا۔ مگر وہ برطانوی طیارہ کو دیکھ کر بھاگ گیا۔ اس کے بعد وہ ایک اور شہر پر پہنچا۔ مگر وہاں بھی کوئی بم نہ گرا سکا۔

پیرس ۳۰ اکتوبر۔ مغربی محاذ پر موسم نہایت خراب ہے۔ بارش۔ برف اور کہر کا زور ہے۔ مگر پھر بھی یہ خیال کیا جاتا ہے کہ جرمنی اپنا جارحانہ اقدام موسم بہار تک ملتوی نہ کرے گا۔ ہالینڈ کی راہ اس موسم میں بھی حملہ کیا جا سکتا ہے۔

آج رات مغربی محاذ سے بیماروں اور زخمیوں کو لے کر پہلی مرتبہ ایک ایمبولینس ٹرین لنڈن کے ایک قریبی سٹیشن پر پہنچی جہاں سٹریچر بردار اور نرسیں تیار کھڑی تھیں۔ زخمیوں کو گاڑی سے اتار کر ایمبولنس کاروں میں سوار کیا گیا۔

ایک سرکاری اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ مغربی محاذ پر آج ڈیوک آف ونڈسر نے ان فرانسیسی افواج کا معائنہ کیا۔ جنہوں نے ۱۶ اکتوبر کو جرمنوں کے شدید حملہ کو روک کر انہیں پسپا کر دیا تھا۔

گلاسکو میں بھرتی ہونے والوں کا ہجوم اتنا بڑھ گیا۔ کہ افسروں کے لئے کام جاری رکھنا مشکل ہو گیا۔ اعلان کر دیا گیا ہے۔ کہ ۲۲ سے ۳۵ سال کی عمر تک کے لوگ بھی فوج میں بھرتی ہو سکتے ہیں۔

جنگ یورپ کی خبریں!

کوارٹر ماسٹر جنرل نے اعلان کیا ہے کہ جو برطانوی افواج فرانس بھیجی گئی ہیں۔ ان کے لئے ایسا اعلیٰ انتظام کیا گیا تھا۔ کہ دوران سفر میں ایک سپاہی کو بھی اس شکایت کا موقعہ نہیں ملا۔ کہ اسے بروقت کھانا نہیں ملا۔ ہر مرکز پر کم سے کم چالیس روز کے لئے کافی سامان کے ذخیرہ کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ اور وہ خالی نہیں ہونے دیئے جاتے۔ اسی طرح گولی بارود کے ذخائر بھی خالی نہیں ہو سکتے۔ ریزرو ڈپو کا رقبہ پندرہ میل ہے۔

وزارت پرواز نے اعلان کیا ہے۔ کہ آج برطانوی طیاروں نے جرمن علاقوں پر پھر پرواز کی۔ اور دیکھ بھال کر کے بخیریت واپس آ گئے۔

شمالی آئرلینڈ میں لوگ پورے جوش کے ساتھ فوج میں بھرتی ہو رہے ہیں

پیرس ۳۰۔ لکسمبرگ کی سرحد کے ساتھ ساتھ سار کی وادی میں موزیل تک ہوائی جہازوں کی سرگرمیاں جاری ہیں۔ معمولی جھڑپوں کے علاوہ ساری رات آرام سے گذری۔ موسم سخت خراب ہے بارشیں بہت زور کی ہو رہی ہیں۔ اس لئے فریقین چپ ہیں۔

لارڈ نیوفیلڈ نے ایک ہزار پونڈ کا عطیہ پیش کیا ہے۔ کہ اس سے میدان جنگ میں سپاہیوں کو دس لاکھ سگریٹ بہم پہنچائے جائیں۔

پیرس ۳۰ اکتوبر۔ ایک فرانسیسی لیڈر نے جو فائنینس کمشن کا چیئرمین ہے۔ اس امر کا اعلان کیا ہے۔ کہ اگر اتحادی صرف اتنا کریں۔ کہ جرمنی میں تیل کسی طرف سے نہ آنے دے۔ تو وہ ہٹلر کو چھ ماہ کے عرصہ میں یقینی طور پر مغلوب کر سکتے ہیں۔ اس نے پرزور مشورہ دیا ہے۔ کہ اتحادی اس طرف متوجہ ہوں۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ فضائی جنگ کی اہمیت کے پیش نظر حکومت برطانیہ نے طیارہ سازی کے انتظامات میں اس قدر توسیع کر دی ہے۔ کہ ہر ماہ ایک ہزار طیارے تیار کر لئے جاتے ہیں۔

سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ جب سے جنگ شروع ہوئی ہے حکومت برطانیہ ۱۹ کروڑ بیس لاکھ پونڈ اسوقت تک صرف کر چکی ہے۔ جنگی اخراجات روزانہ ۵۴ لاکھ پونڈ کے حساب سے ہو رہے ہیں۔ کل مصارف میں وہ رقم بھی شامل ہے۔ جو دوسروں کو سود پر بطور قرضہ دی گئی ہے۔

جرمنی کی خبریں

پیرس ۲۹ اکتوبر۔ ہاوس ایجنسی کی ایک خبر مظہر ہے۔ کہ ہٹلر نے ٹیلیفون پر مسولینی سے طویل گفت و شنید کی۔ اور برطانیہ کے خلاف شدید حملہ کے امکان پر تبادلہ خیالات کیا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ اس حملہ کی کامیابی کے متعلق مسولینی بھی زیادہ پر امید نہیں۔

ماسکو ۳۰ اکتوبر۔ روسی پولینڈ کی نیشنل اسمبلی نے متفقہ طور پر سٹالن کو اپنا آنریری چیئرمین منتخب کیا ہے۔ سوویٹ طرز حکومت رائج کرنے کی سکیم زیر غور ہے۔ اراضیات اور بنکوں میں جمع شدہ روپیہ کی ضبطی کا سوال بھی در پیش ہے۔ اسمبلی نے ایک قرارداد کے ذریعہ اپنے علاقہ پر سوویٹ تسلط کو تسلیم کر لیا ہے۔

لنڈن ۲۹ اکتوبر۔ جرمن فوجی افسر ایک زرہ بکتر کے تجربات کر رہے ہیں جس پر گولی کوئی اثر نہیں کر سکے گی۔ گذشتہ جنگ میں بھی جرمنی نے اس قسم کا فوجی لباس تیار کرنے کی کوشش کی تھی۔ مگر کامیاب نہیں ہوا تھا۔

پیرس ۳۰ اکتوبر۔ نازی گورنمنٹ نے اپنے مخالفوں کی بیخ کنی کا کام شروع کر دیا ہے۔ ۱۲ اکتوبر سے اب تک قریباً ایک ہزار قیدیوں کو گولی سے اڑا دیا گیا ہے۔ مشتبہ لوگوں سے ملک کو پاک صاف کرنا مقصود ہے۔

پیرس ۳۰ اکتوبر۔ کل اور پرسوں سرحدی مورچوں پر ہر فان ربن ٹراپ نے بلگیریا کے بعض افسروں سے ملاقاتیں کیں۔ ان کو بہت اہمیت دی جا رہی ہے۔ اور کہا جاتا ہے۔ کہ یہ ریاست ہائے بلقان کے سلسلہ میں ظہور پذیر ہونے والے بعض واقعات کا پیش خیمہ ہیں۔

ہیلسنکی ۳۰ اکتوبر۔ سکنڈے نیویا کے حکمرانوں کی کانفرنس کے بعد ان کو روس کی طرف سے یہ اطلاع دی گئی ہے۔ کہ وہ فن لینڈ کی آزادی سلب نہیں کرنا چاہتا۔ دونو حلقوں میں یقین کیا جاتا ہے۔ کہ باہمی نزاع خوش اسلوبی سے طے ہو جائے گا۔ روس فنلینڈ سے کیا چاہتا ہے۔ اس کے متعلق رازداری سے کام لیا جا رہا ہے۔

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ فرانس کے ریڈیو سٹیشن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ وائنا اور آسٹریا کے بعض دوسرے شہروں میں آسٹرین افواج نے جرمنی کے خلاف بغاوت کر دی ہے یہ فوجیں پولینڈ سے حال میں واپس آئی ہیں۔ بغاوت خطرناک صورت اختیار کر رہی ہے۔ اور جرمن حکام نے حکم دے دیا ہے۔ کہ آسٹرین فوج کے دس قیدی سپاہی گولی سے اڑا دیئے جائیں چیکوسلواکیہ میں بھی جرمنی کے خلاف بغاوت رونما ہو چکی ہے چیک لیڈر دھڑا دھڑ گرفتار کئے جا رہے ہیں۔ بعض کے مکانات پر نوٹس لگا دیئے گئے ہیں۔ کہ اگر وہ باہر نکلے تو پھانسی پر لٹکا دیا جائے گا۔ ایک عام دہشت اور ہراس لوگوں پر طاری کیا جا رہا ہے۔

باوجودیکہ ستمبر کے شروع میں جرمن وزیر مالیات نے اعلان کیا تھا۔ کہ حکومت کوئی نئے ٹیکس نہیں لگائے گی۔ نہ موجودہ ٹیکسوں میں اضافہ کرے گی اور نہ کوئی قرضہ لے گی۔ ریلوے کی اصلاح کیلئے پچاس کروڑ مارکس کے ٹرژری بانڈ جاری کر دیئے گئے ہیں۔ اشیاء کی قیمتیں بڑھ رہی ہیں۔ اور مزدوری روز بروز کم ہوتی جا رہی ہے جرمنی سخت اقتصادی مشکلات کا شکار ہو رہا ہے۔

ہندوستان کی خبریں

مدراس ۳۰ اکتوبر۔ گورنر مدراس نے ایک اعلان کے ذریعہ آئین معطل کر کے چھ ماہ کے لئے تمام اختیارات اپنے ہاتھ میں لے لئے ہیں۔ اور تین آئی۔ سی۔ ایس بطور مشیر مقرر کر لئے ہیں۔ اعلان میں لکھا ہے۔ کہ بحالات موجودہ کسی دوسری وزارت کا قیام محال ہے۔

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ یوپی کی وزارت نے جنگ کے متعلق اپنا ریزولیوشن پیش کر دیا۔ جو منظور بھی ہو گیا۔ اس کے بعد وزیر اعظم نے استعفیٰ پیش کر دیا۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ گورنر نے وزیر اعظم کو مطلع کیا ہے۔ کہ استعفوں کی منظوری سے قبل کام چلانے کے انتظامات پر غور کرنا ضروری ہے۔

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ وائسرائے نے گاندھی جی۔ ڈاکٹر راجندر پرشاد اور مسٹر جناح کو دعوت دی ہے۔ کہ یکم نومبر کو ان سے ملیں معلوم ہوا ہے کہ یہ ملاقات مشترکہ ہو گی

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ وزیر اعظم نے اسمبلی میں اعلان کیا۔ کہ جنگ کے متعلق ریزولیوشن پر بحث کرنے کے لئے ۳ نومبر کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ اور کہ ۷ نومبر کے بعد اسمبلی کا اجلاس ۳۰ کو ہو گا

لکھنؤ ۳۰ نومبر۔ کانگرسی حلقوں میں بیان کیا جاتا ہے۔ کہ اگر ہندوستان کے لئے درجہ نوآبادیات کا وعدہ کر کے اگزیکٹو کونسل میں کانگرس اور مسلم لیگ کے نمائندے لئے جائیں۔ تو اب بھی کانگرس اور حکومت کی صلح ہو سکتی ہے

لاہور ۳۰ اکتوبر۔ پنجاب کے بعض اضلاع میں قانون تحفظ والیان ریاست کے نفاذ پر بحث کرنے کے لئے ایک کانگرسی ممبر نے تحریک التوا کا نوٹس دیا تھا۔ مگر گورنر نے اسے پیش کرنے کی اجازت نہیں دی۔

پنجاب میں ہٹلرازم کے خلاف اور نازی پروپیگنڈا کے ازالہ کے لئے پنجاب اور ڈیفنس کونسل کے نام سے ایک مجلس قائم کی گئی ہے۔ جس میں صوبہ کے سرکردہ زمیندار اور بعض سیاسی ورکر شامل ہیں۔ معلوم ہوا ہے۔ کامریڈ بھاردواج کو اس کا صدر بنایا گیا ہے۔ سارے صوبہ میں اس کی شاخیں کھولی جائیں گی۔

پنجاب اسمبلی میں ایک اپوزیشن ممبر نے ڈیفنس آف انڈیا ایکٹ کے ماتحت بہت سی گرفتاریوں پر بحث کرنے کیلئے تحریک التوا پیش کی حکومت کی طرف سے کہا گیا کہ حکومت کی پالیسی پر بحث کرنے کی بجائے بہتر ہو کہ خود حکومت کے خلاف قرارداد پیش کی جائے۔ مگر سپیکر نے تحریک التوا پیش کرنے کی اجازت دیدی۔

مدراس ۳۰ اکتوبر۔ استعفوں کی منظوری کے بعد وزراء نے سرکاری موٹریں اور فرنیچر وغیرہ واپس کر دیا۔ اور خالی ہاتھ گھروں کو چلے گئے۔ مختلف محکموں کے افسران اعلیٰ ان کو الوداع کہنے کے لئے موجود تھے۔

دہلی ۳۰ اکتوبر۔ محکمہ تجارت ہند نے اعلان کیا ہے کہ ۲۶ کو جاپان اور ہندوستان کے تجارتی نمائندوں کا ایک جلسہ منعقد ہوا تھا۔ گفتگو صرف ایک طریق کار تک ہی محدود رہی۔ دوسرا اجلاس آئندہ ہفتہ ہو گا۔

مدراس ۳۰ اکتوبر۔ یونائیٹڈ پریس کو معلوم ہوا ہے کہ یہ خبر کہ وائسرائے سے جو نئی گفت و شنید کا سلسلہ شروع ہے۔ اس کے اختتام پذیر ہونے تک کانگرسی وزارتیں مستعفی نہ ہونگی بالکل غلط ہے

متفرق خبریں

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ آج اسمبلی میں خاکساروں کے متعلق ایک بیان دیتے ہوئے حکومت کی طرف سے کہا گیا۔ کہ خاکساروں نے کئی مواقع پر تشدد سے کام لیا ہے۔

شولاپور ۳۰ اکتوبر۔ یہاں ایک روئی کے کارخانہ میں آگ لگ گئی جس سے پچاس ہزار کا نقصان ہوا۔

پشاور ۳۰ اکتوبر۔ افغانستان کے قونصل جنرل سردار محمد شفیع خان مقرر ہوئے ہیں۔ اور آج آپ نے چارج لے لیا ہے۔ سردار صلاح الدین خان سلجوقی واپس چلے گئے ہیں۔

بڑودہ ۳۰ اکتوبر۔ حکومت بڑودہ نے ناخواندگی کو دور کرنے کے لئے دس ہزار روپیہ کی رقم مخصوص کی ہے۔ اس میں سے نصف پسماندہ اقوام کے لئے مخصوص کی جائے گی۔

بمبئی ۳۰ اکتوبر۔ آج ایک اطالوی جہاز سے ۵۳ مسافر یورپ سے یہاں آئے ہیں جن میں حیدرآباد کے شہزادے اور ان کے بیوی بچے بھی شامل ہیں۔

بھرتپور ۳۰ اکتوبر۔ مہاراجہ بھرتپور نے نظام حکومت میں بعض تبدیلیاں کی ہیں۔ آئندہ وہ خود کونسل آف سٹیٹ کے صدر ہونگے۔ محلات شاہی کا کنٹرول بھی ان کے ہاتھ میں ہو گا۔

پونا ۳۰ اکتوبر۔ ہندو مہاسبھا کے نائب صدر کنور چاند کرن شاردا نے ایک تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ کانگرسی حکومتیں مسلم نواز ہیں۔ اور اس لئے قابل مذمت۔ ہندو اپنے وطن کے لئے اپنا سب کچھ قربان کر دیں گے۔ مگر تحریک پاکستان کو ہرگز برداشت نہیں کریں گے۔ اور مسلمانوں کے ماتحت ہو کر کبھی نہیں رہیں گے۔

احمد آباد ۳۰ اکتوبر۔ آج ریلوے سٹیشن پر بعض قیدیوں نے پولیس پر حملہ کر دیا۔ پولیس نے حفاظت خود اختیاری میں گولی چلا دی۔ چار قیدی ہلاک اور دو مجروح ہوئے۔ ایک قیدی نے پولیس کے سپاہی سے بندوق چھین لی۔ مگر ان سب کو بہت جلد مغلوب کر لیا گیا۔

امرتسر ۳۰ اکتوبر۔ معلوم ہوا ہے کہ گوردوارہ پربندھک کمیٹی کا جو اجلاس ۲۸ تاریخ کو ہوا تھا۔ وہ چونکہ گورنمنٹ پنجاب کے ایماء سے بلایا گیا تھا۔ اس لئے بعض منتظمین اسے خلاف آئین تصور کرتے ہیں۔ اور اس کی تمام کارروائی کو کالعدم کرانے کے لئے فیڈرل کورٹ میں دعویٰ دائر کرنے کے سوال پر غور کر رہے ہیں۔

کراچی ۳۰ اکتوبر۔ آل انڈیا ویمنز کانفرنس کے پاس شدہ ایک ریزولیوشن کے پیش نظر سندھ گورنمنٹ نے تمام پبلشروں کو وارننگ دی ہے کہ وہ کوئی ایسی چیز شائع نہ کریں۔ جس سے عورتوں کی بے حرمتی ہوتی ہو یا جن کا مضمون فحش ہو۔

لکھنؤ ۳۰ اکتوبر۔ پنڈت جواہر لال صاحب نہرو نے اعلان کیا ہے کہ مسٹر جناح کی طرف سے مجھے ملاقات کی کوئی دعوت موصول نہیں ہوئی۔ تاہم جب وہ دہلی آئیں۔ تو ممکن ہے میں ان سے مل سکوں۔ مزید کہا۔ کہ اگر ضرورت پیش آئی۔ تو ورکنگ کمیٹی کا اجلاس عنقریب طلب کیا جائے گا۔

لائل پور ۳۰ اکتوبر۔ گندم وڈہ ۳/۱۱/۲ عام ۵/-/۶/۱۲/۲ لکھی -/۲/۲۴ توریہ -/۱۲/۴ گڑ -/۴/۷ ۔ -/۱۲/- تک شکر -/۱۳/۷ سے ۸/۸ گوجرہ میں نخود -/۷/۳ گھی -/-/۴۲ جڑانوالہ میں گھی -/۴/۳۴

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میلہ ننکانہ صاحب ۱۹۳۹ء

گورونانک کے یوم ولادت کے میلہ کے سلسلہ میں جو ۲۹ نومبر ۱۹۳۹ء کو ننکانہ صاحب میں منعقد ہو گا۔ ۷ نومبر سے لے کر ۲۶ نومبر ۱۹۳۹ء تک نارتھ ویسٹرن ریلوے کے ایک سو اہم سٹیشنوں سے ننکانہ صاحب تک تیسرے درجہ کے ارزاں واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے جن سٹیشنوں سے واپسی ٹکٹ جاری کئے جائیں گے۔ ان کے نام گورمکھی اور اردو کے ان مختلف پوسٹروں اور ہینڈبلوں میں درج کئے گئے ہیں۔ جو نارتھ ویسٹرن ریلوے نے شائع کئے ہیں۔ واپسی سفر کی تکمیل کے لئے یہ واپسی ٹکٹ ۵ دسمبر ۱۹۳۹ء کی نصف شب تک کارآمد ہو سکیں گے۔

تفصیلات سٹیشن ماسٹروں سے دریافت کی جا سکتی ہیں

چیف کمرشل مینجر نارتھ ویسٹرن ریلوے لاہور

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر غلام نبی

Digitized by Khilafat Library Rabwah

آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بخیریت لنڈن پہونچ گئے

الفضل کے نام خاص تار

لنڈن ۳۰ اکتوبر۔ مولوی جلال الدین صاحب شمس امام مسجد احمدیہ لنڈن بذریعہ تار مطلع فرماتے ہیں:۔

بذریعہ ہوائی جہاز آنریبل چودھری سر محمد ظفر اللہ خان صاحب بخیریت پہونچ گئے ہیں۔ آج رات واٹرلو سٹیشن پر حکومت کے نمائندگان آنریبل سر فیروز خان صاحب نون ہائی کمشنر فار انڈیا۔ امام مسجد احمدیہ اور دوسرے احباب نے آپ کا استقبال کیا ؛

فراہمی چندہ جلسہ سالانہ کے لئے موثر جدوجہد کی ضرورت

جلسہ سالانہ بہت قریب آگیا ہے۔ احباب کو معلوم ہے کہ امسال جلسہ سالانہ خلافت جوبلی کی وجہ سے غیر معمولی طور پر زیادہ بارونق ہونے کی امید ہے انشاء اللہ تعالے۔ آپ سمجھ سکتے ہیں۔ کہ اس عظیم الشان جلسہ کے انتظامات کس قدر وسیع پیمانہ پر جلد سے جلد کئے جانے ضروری ہیں۔ اور یہ سب انتظامات اس چندہ کی وصولی پر ہی موقوف ہیں۔ اس وقت جلسہ سالانہ کے لئے سامان خورد و نوش وغیرہ خریدا جا رہا ہے۔ اور دیگر انتظامات بھی کئے جا رہے ہیں۔ جس کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ اگر چندہ جلسہ سالانہ کا روپیہ جلد وصول نہ ہوا۔ تو اشیاء گراں ملنے کے علاوہ اتنے بڑے جلسہ کے انتظامات تنگ وقت میں ہونے پھر مشکل ہو جائیں گے۔ اس لئے عہدہ داران جماعت مقامی کی خدمت میں درخواست ہے۔ کہ جلسہ سالانہ کی اہمیت کو سمجھتے ہوئے جلد سے جلد اس چندہ کی وصولی کے لئے کوئی موثر کارروائی کریں۔ خواہ ذی اثر احباب کے وفود کے ذریعہ یا اور کسی مناسب طریق پر اس چندہ کی وصولی جلد سے جلد کر کے روپیہ مرکز میں بھجوائیں۔

یہ یاد رہے کہ ہر ایک شخص سے جب تک با شرح چندہ وصول نہ کیا جائے گا۔ مطلوبہ رقم کا پورا ہونا مشکل ہوگا۔ جو احباب کسی جماعت کے ذریعہ اپنا چندہ نہیں بھجواتے۔ بلکہ براہ راست بھیجتے ہیں۔ ان سے بھی درخواست ہے کہ وہ اپنے ذمہ کا چندہ جلسہ سالانہ جلد سے جلد بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں ؛

ناظر بیت المال قادیان

درخواست ہائے دعا

(۱) میاں فضل الدین صاحب حافظ آباد ایک عرصہ سے پتھری کے اپریشن کے بعد سے بیمار اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں (۲) محمد افضل صاحب راولپنڈی کی والدہ بعارضہ دمہ کھانسی اور بخار بیمار ہیں (۳) بابو عبد الکریم صاحب راولپنڈی بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے دعا کی جائے ؛

جملہ احمدی جماعتوں کے لئے ضروری اعلان

خلافت جوبلی اور سالانہ جلسہ ۱۹۳۹ء کا اجتماع

اللہ تعالے کے فضل سے جلسہ سالانہ اب بہت قریب آگیا ہے۔ اور اس دفعہ جلسہ سالانہ کا اجتماع ایک خاص اہمیت رکھتا ہے۔ کیونکہ خلافت جوبلی کی تقریب بھی جلسہ کے ساتھ ہی منائی جائے گی۔ اس لئے احباب کو چاہیئے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں غیر احمدی معززین کو اس تقریب پر ہمراہ لائیں۔ جس کی عملی صورت یہ ہے کہ ایک تو احباب خود تحریک کریں۔ دوسرے نظارت ہذا کو معززین کے پتوں سے اطلاع دیں۔ تاکہ نظارت ہذا کی طرف سے دعوت نامے جاری کئے جائیں ؛

اس جلسہ میں شرکت کے لئے ہر قوم و ملت کے نیک دل شریف طبع لوگوں کو دعوت دی جائے۔ جو سلسلہ احمدیہ سے کسی قسم کا تعلق یا دلچسپی رکھتے ہیں۔ اور ساتھ ہی ان لوگوں کو بھی مدعو کیا جائے۔ جنہیں ہمارے سلسلہ سے واقفیت و تعلق نہیں۔ کیونکہ ایسے جلسوں میں شامل ہونا ہی خود ایک بڑا ذریعہ واقفیت و دلچسپی پیدا کرنے کا بن جاتا ہے۔ نیز خیال رکھا جائے۔ کہ وہ لوگ بھی جو سلسلہ کی نسبت حسن ظن نہیں۔ بلکہ اختلافات و غلط فہمیاں رکھتے ہیں ضرور مدعو کئے جائیں۔ اور ان پر اصرار کیا جائے۔ کہ وہ ضرور تشریف لائیں۔ اور اپنے خیالات کے ساتھ ہی سلسلہ کا مطالعہ فرمائیں۔ ہزارہا انسان بدظنی کے ساتھ قادیان آتے لیکن حقیقت حال کا مشاہدہ انہیں حسن ظن و مداح اور بالآخر احمدی بنا دیتا ہے۔ پس یہ دعوت دوست و دشمن سب کے لئے ایک عام دعوت ہے۔ اور اس کے لئے ہر احمدی دعوت دینے والا ہے۔ جن اصحاب کے لئے مرکز سے دعوت نامے بھیجے جانا ضروری ہوں۔ ان کے پتوں سے دفتر نظارت دعوۃ و تبلیغ کو جلد سے جلد مطلع کیا جائے۔ تا ان کو خطوط بھجوائے جا سکیں۔

ناظر دعوۃ و تبلیغ

انجمن ترقی اسلام کا ضروری اعلان

انجمن ترقی اسلام کی طرف سے مختلف جماعتوں کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کا ایک مضمون بعنوان "آپ اسلام اور مسلمانوں کے لئے کیا کر سکتے ہیں" معہ فارم بھجوایا جا رہا ہے۔ دوستوں کو چاہیئے کہ مسلمانوں میں اس کی کثرت سے اشاعت کریں۔ نیز ایسے اصحاب کو جو کہ اختلاف عقائد کے باوجود جماعت احمدیہ کی اسلامی خدمات کو اچھی نظر سے دیکھتے ہیں۔ اس انجمن کا ممبر بنانے کی کوشش کریں۔ اور فارم پُر کرا کر دفتر میں بھجوائیں۔ جن جماعتوں کو ابھی تک فارم نہیں ملے وہ اطلاع دیں تاکہ ان کو بھی بھجوا دیئے جائیں ؛

سیکرٹری ترقی اسلام قادیان

جنگ صفین نہیں بلکہ جنگ جمل

۱۰ اکتوبر کے الفضل میں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا جو خطبہ جمعہ شائع ہوا ہے۔ اس کے صفحہ ۲ کے آخری کالم میں جنگ صفین غلط لکھا گیا ہے۔ دراصل یہ جنگ جمل کا ذکر ہے۔ احباب تصحیح فرمالیں ؛

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
الفضل
قادیان دارالامان مورخہ ۱۹ر رمضان المبارک ۱۳۵۸ھ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

"انگریز کی اطاعت" اور اخبار "شہباز"

حکومت کے متعلق عملاً "شہباز" کے وقتی طور پر بدلے ہوئے رنگ ڈھنگ کے سلسلہ میں ہم نے جو یہ دریافت کیا تھا کہ:۔ "اگر اس موقعہ پر حکومت برطانیہ کو دوستانہ امداد دینے والوں کے طرز عمل کو مستحسانہ قرار دینا۔ اور اسے نیکی کہکر اس پر عمل کرنے کی تحریک کرنا مصلحت کوشی۔ اور ضمیر فروشی نہیں ہے۔ بلکہ سچے دل سے کہا جا رہا ہے۔ تو پھر بتایا جائے۔ کہ جماعت احمدیہ حکومت سے دوستی اور تعاون کرنے کی جو تعلیم دیتی ہے۔ اس پر کس مونہہ سے اعتراضات کئے جاتے تھے"۔ اس پر "شہباز" کے "مسئول" صاحب بے حد سٹ پٹا گئے ہیں۔ اور آپے میں نہ رہتے ہوئے عنوان مضمون سے لے کر آخر تک سراسر بے تکی ہانکتے چلے گئے ہیں۔ عنوان تو یہ رکھا ہے "انگریز کی اطاعت اور انگریز سے وقتی تعاون کا فرق"

گویا آپ یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ آپ انگریز سے وقتی تعاون کر رہے ہیں۔ نہ کہ اطاعت۔ حالانکہ وہ اپنے قول اور فعل سے اس کی صریحاً تغلیط فرما رہے ہیں۔ فعل تو رہا درکنار۔ سارے مضمون میں ایک لفظ بھی ایسا نہیں۔ جو انگریز کی اطاعت سے سرتابی کا مظہر ہو البتہ یہ ضرور لکھا ہے۔ کہ:۔

"آج ہم حکومت برطانیہ کی طرف پنجاب کی جانب سے دوستانہ امداد و تعاون کا جو غیر مشروط ہاتھ بڑھا رہے ہیں۔ اس کے باوجود مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تعلیم کو جس میں اجنبی حکومت کی اطاعت کو ایک ملی فریضہ قرار دیا گیا ہے۔ مذموم خیال کرتے۔ اور اسے ملک وملت سے غداری کرنے کے مراوف سمجھتے ہیں"

گویا حکومت کی اطاعت سے تو انہیں انکار نہیں۔ البتہ اسے دینی فریضہ نہیں سمجھتے۔ چنانچہ اس کی مزید تشریح کرتے ہوئے لکھتے ہیں:۔

"انگریز کی اطاعت انگریز سے دشمنی یا انگریز سے دوستی کا سوال ہمارے نزدیک مرزائیوں کی طرح مذہبی عقیدہ کی حیثیت نہیں رکھتا۔ بلکہ محض ایک سیاسی مسئلہ ہے۔ جس کا فیصلہ وقتی حالات کے ماتحت مختلف ہو سکتا ہے"

قطع نظر اس سے کہ ان الفاظ میں اسلام ایسے کامل مذہب کو جس کے متعلق خدا تعالےٰ کا یہ ارشاد موجود ہے کہ اکملت لکم دینکم۔ تمہارے تمہارا دین اسلام ہر جہت سے مکمل کر دیا گیا ہے۔ یہ کہکر ناقص اور نامکمل قرار دے دیا گیا ہے۔ کہ کسی غیر مسلم حکومت کے ماتحت بسنے والے مسلمانوں کو اسلام نے اتنا بھی نہیں بتایا۔ کہ اس کے متعلق ان کا کیا رویہ ہونا چاہیئے۔ حالانکہ ان کی جان۔ ان کا مال۔ ان کی عزت۔ ان کی آبرو حتیٰ کہ ان کا مذہب بھی اس حکومت کے زیر اقتدار ہو اور اس طرح "مسئول شہباز" نے اسلام کی شرمناک توہین کی ہے۔ قابل دریافت بات یہ ہے کہ "مسئول" صاحب نے آج تک کتنی بار "انگریز سے دشمنی" کا فیصلہ کیا۔ اور پھر اس پر کس طرح عمل کیا ہے اگر ایک دفعہ بھی نہیں۔ اور قطعاً نہیں تو آج انگریز کی اطاعت کے بارے میں جماعت احمدیہ اور مسئول صاحب عملی لحاظ سے ایک ہی سطح پر آ گئے۔ البتہ عقیدہ کے لحاظ سے بہت بڑا فرق ہے۔ اور وہ یہ کہ جماعت احمدیہ حکومت وقت کے متعلق جو عقیدہ رکھتی ہے۔ اسی پر عمل بھی کرتی ہے لیکن مسئول "شہباز" اور اسی قماش کے دوسرے لوگ دل سے تو نہیں چاہتے۔ کہ حکومت کی اطاعت کریں۔ لیکن منافقانہ طور پر اطاعت کرنے پر مجبور ہیں۔ اس پوزیشن میں ہوتا ہوا جب کوئی شخص یہ کہے کہ:۔ "مرزا غلام احمد قادیانی کی اس تعلیم کو جس میں اجنبی حکومت کی اطاعت کو دینی فریضہ قرار دیا گیا ہے مذموم خیال کرتے۔ اور اسے ملک و ملت سے غداری کرنے کے مراوف سمجھتے ہیں"۔ تو سوائے اس کے کیا کہا جا سکتا ہے۔ کہ اس نے شرم وحیا کو بالائے طاق رکھ دیا ہے۔ اور انسانیت وشرافت کا ایک ذرہ بھی اس میں باقی نہیں رہ گیا:۔

اسی سلسلہ میں "مسئول" صاحب نے ایک اور ادعا کیا ہے۔ اور وہ یہ کہ:۔ "حکومت سے "الفضل" کی مراد اگر انگریزوں کی حکومت ہے۔ تو ہم بدستور ہندوستان میں اس کے قیام وبقاء کے مخالف ہیں"

بجا ارشاد فرمایا۔ مگر یہی عقدہ تو قابل حل ہے۔ کہ کبھی آپ انگریز کی طرف غیر مشروط تعاون اور دوستی کا ہاتھ بڑھاتے اور اسے شجاعانہ طرز عمل اور نیکی قرار دیتے ہیں۔ اور کبھی یہ کہہ اٹھتے ہیں۔ کہ ہندوستان میں انگریز کی حکومت آپ ایک لمحہ کے لئے بھی نہیں دیکھنا چاہتے حالانکہ آپ کا عمل یہ ثابت کرتا ہے۔ کہ آپ انگریز کی حکومت کو نعمت غیر مترقبہ سمجھتے اور اس کی اطاعت کرنا اپنا فرض یقین کرتے ہیں۔ بہت ہی مہربانی ہو۔ اگر اس پیچیدگی کو دور کر دیا جائے کہ آپ کے قول اور فعل میں اس قدر تضاد کے کیا معنی ہیں۔ بے شک حکومت کی اطاعت کو "مذہبی عقیدہ" نہ سمجھا جائے۔ بلکہ "محض ایک سیاسی مسئلہ" رہنے دیا جائے۔ لیکن کیا سیاسیات میں قول وفعل کی مطابقت کی قطعاً ضرورت نہیں۔ اور جو کچھ کہا جاتا ہے۔ اس پر عمل نہیں کیا جاتا۔ پس یا تو کہدیا جائے کہ جو کچھ لکھا جاتا ہے۔ وہ پریشان خیالی اور پراگندہ دماغی کا نتیجہ ہے یا پھر عمل سے اس کی تصدیق کی جائے۔ کیا مسئول صاحب اور ان کے رفقاء اس کے لئے تیار ہیں:۔

مسئول صاحب نے اپنے قول وفعل کی الجھن کو حق بجانب قرار دینے کے لئے ایک عجیب وغریب فقرہ یہ استعمال کیا ہے کہ انہوں نے "انگریز کی طرف مساوی حیثیت سے دوستانہ امداد کا ہاتھ بڑھایا ہے" اور "مساوی حیثیت سے دوستانہ تعاون" کیا ہے۔ مگر یہ نہیں بتایا۔ کہ ان کے نزدیک "مساوی حیثیت" کیا چیز ہے۔ اور انہیں کب اور کس طرح حاصل ہوئی ہے۔ حالات اور واقعات سے قطعاً اس بات کی تصدیق نہیں ہوتی۔ کہ جب سے "مسئول شہباز" اور ان کے رفقاء نے "شہباز" جاری کیا ہے۔ اس وقت سے مسلمانوں کو حکومت کی طرف سے کوئی ایسی چیز ملی ہے۔ جس کی وجہ سے انہیں مساوی حیثیت حاصل ہو گئی ہے۔ جو حالت پہلے تھی۔ وہی اب بھی ہے اور مسئول صاحب نے بھی اس کا ذکر محض عذر گناہ کے طور پر کیا ہے۔ اگر یہ نہیں۔ تو ذرا اس کی تشریح فرما دی جائے۔ تا کہ معلوم ہو سکے۔ کہ حکومت نے مسلمانوں کی یا مسئول صاحب کی وہ کونسی حیثیت تسلیم کی ہے۔ جسے وہ "مساوی" قرار دیتے ہوئے پھولے نہیں سماتے۔ اور جس نے باوجود اس کے کہ وہ انگریزوں کے ہندوستان میں قیام کے سخت مخالف ہیں۔ ان کی طرف دوستی کا ہاتھ بڑھانے کے لئے انہیں مجبور کر دیا ہے:۔

کتاب "شانِ مصلح موعود" پر ایک نظر

سبز اشتہار اور اشتہار ۱۰ جولائی ۱۸۸۸ء میں ایک ہی موعود لڑکے کے متعلق پیشگوئی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

(۱۰)

آخری دلیل

اس بات کے ثبوت میں کہ سبز اشتہار کے صفحہ ۷ اور صفحہ ۱۷ و صفحہ ۲۱ پر دو محمود نامی لڑکوں کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے پیشگوئی فرمائی تھی۔ مصری صاحب نے آخری دلیل یہ دی ہے۔ کہ

"جناب خلیفہ صاحب مکرم کی پیدائش پر جو اشتہار حضرت اقدس کی طرف سے شائع ہوا۔ اس میں حضرت اقدس نے یہ تو لکھا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ نے اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں ایک ایسے لڑکے کی مجھے بشارت دی تھی جس کا نام بشیر محمود بتلایا تھا۔ اور ساتھ ہی یہ فرمایا تھا کہ وہ اولوالعزم ہوگا۔ اور حسن و احسان میں تیرا نظیر ہوگا۔ . . . لیکن یہ نہیں فرمایا۔ کہ یہ میرا لڑکا محمود اس پیشگوئی کا مصداق ہے۔ بلکہ ان کا نام محمود محض تفاول کے طور پر رکھا۔ تفاول کا لفظ والدین کی خواہش پر دلالت کرتا ہے۔ کہ ان کا لڑکا اس نام کا حقیقی مصداق بن جائے۔"

(شانِ مصلح موعود صفحہ ۱۸۷ و صفحہ ۱۸۸)

پھر صفحہ ۱۹۲ و صفحہ ۱۹۳ پر لکھتے ہیں۔

یہ تفاول اور تردد ہی بتا رہا ہے۔ کہ حضرت اقدس سبز اشتہار کے صفحہ ۷ میں جس مولود کی پیدائش کا ذکر کر رہے ہیں۔ اور اشتہار دہم ۱۸۸۸ء کی جس پیشگوئی کو مدنظر رکھ کر حوالہ دے رہے ہیں۔ وہ مصلح موعود کے ساتھ کوئی تعلق نہیں رکھتی۔ ورنہ یہ ہو نہیں سکتا کہ ایک طرف صریح طور پر سبز اشتہار اور اشتہار دہم جولائی کا جناب خلیفہ صاحب کو مصداق ٹھہرائیں۔ اور دوسری طرف دہم جولائی میں محمود احمد نام کی جو پیشگوئی ہے۔ اس کے مصداق ہونے سے صراحتاً انکار کردیں۔ اور تفاول کے لفظ کے نیچے سبز اشتہار کے بھی اس حصہ سے انکار کردیں۔ جس میں مصلح موعود کی صفات اولوالعزم وغیرہ مذکور ہیں۔ اب سبز اشتہار کے دو ہی حصے ہیں۔ ایک وہ جس میں مصلح موعود کی پیشگوئی کا بالصراحت ذکر ہے۔ اور وہ صفحہ ۱۷ و ۲۱ میں پایا جاتا ہے اور دوسرا حصہ وہ ہے جس میں مصلح موعود کا کوئی ذکر نہیں پایا جاتا۔ وہ صفحہ ۷ میں مذکور ہے۔ پس ایک حصہ یعنی صفحہ ۷ کا جناب خلیفہ صاحب کو مصداق قرار دینا اور دوسرے حصے یعنی مصلح موعود والے حصہ کا مصداق قرار نہ دینا بلکہ اس حصہ کا ذکر کرکے مصلح موعود کے ناموں کو بطور تفاول رکھنا صاف بتاتا ہے۔ کہ سبز اشتہار میں حضرت اقدس نے دو پیشگوئیاں لکھی ہیں جن کے مصداق حضور کے نزدیک الگ الگ ہیں۔ ایک کے مصداق تو جناب خلیفہ صاحب ہیں اور دوسری کے مصداق کے متعلق حضرت اقدس کی ان کی پیدائش کے وقت یہ خواہش تھی کہ اس کے مصداق ہو جائیں۔

میں نے مصری صاحب کی دلیل ان کے اپنے الفاظ میں نقل کردی ہے۔ اب قارئین کرام غور فرمائیں۔ کہ یہ باتیں لکھنے میں مصری صاحب نے کس طرح حیلہ سازی سے کام لیا ہے۔

مصری صاحب کی حیلہ سازی

مصری صاحب کی حیلہ سازی یہ ہے کہ انہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے متعلق لکھا ہے۔ آپ نے ایک طرف تو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو صریح طور پر سبز اشتہار اور اشتہار دہم جولائی کا مصداق ٹھہرایا ہے اور دوسری طرف اشتہار دہم جولائی ۱۸۸۸ء میں محمود احمد نام کی جو پیشگوئی ہے۔ اس کا مصداق ہونے سے صراحتاً انکار کردیا ہے۔ گویا مصری صاحب ذہن نشین کرانا چاہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ایک ہی وقت میں اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار کا مصداق ہونے سے انکار بھی کرنا بتاتا ہے۔ کہ درحقیقت اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار میں دونوں جگہ دو دو لڑکوں کے متعلق پیشگوئی تھی۔ ایک پیشگوئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے لئے تھی اور دوسری مصلح موعود کے لئے۔

اگر مصری صاحب کی یہ بات درست ہوتی تو ایک مومن کا یہی فرض ہوتا کہ وہ اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار میں دو لڑکوں کے متعلق پیشگوئی یقین کرے۔

لیکن اگر کسی لڑکے کو ان اشتہارات کا مصداق ماننے سے انکار کسی اور وقت کیا گیا ہو۔ اور اقرار کسی دوسرے وقت پر تو صرف اس بات پر ہر دو اشتہارات میں دو لڑکوں کے متعلق پیشگوئی ہونے کا استدلال ہرگز درست نہ ہوگا۔ مگر یہاں تو یہ دونوں صورتیں نہیں پائی جاتیں۔ مگر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کے معاملہ میں نہ تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کیا ہے کہ بیک وقت آپ کے سبز اشتہار دہم جولائی کا مصداق ماننے کا اقرار بھی کیا ہو اور انکار بھی۔ اور نہ ہی دوسری صورت اختیار کی ہے۔ بلکہ یہاں تو صورت ہی یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار کا آپ کو مصداق تو ضرور ٹھہرایا ہے۔ مگر ان اشتہاروں کا مصداق ماننے سے انکار کبھی نہیں کیا مگر مصری صاحب کو چونکہ انکار دکھانا مطلوب تھا۔ اس لئے انہوں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش پر تفاول کے طور پر آپ کا نام بشیر اور محمود رکھنے کو سبز اشتہار اور دہم جولائی کی مصلح موعود والی پیشگوئی کے انکار پر محمول کرلیا۔

اجتہادی گمان میں اثباتی پہلو

حالانکہ اشتہار دہم جولائی اور سبز اشتہار کا حوالہ دے کر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی پیدائش پر تفاول کے طور پر آپ کا نام محمود احمد رکھنا اس پیشگوئی کا آپ کو مصداق قرار دینے سے انکار پر دال نہیں بلکہ اس اقرار پر دال ہے کہ آپ اس لڑکے کا مصلح موعود ہونا ممکن سمجھتے ہیں۔ اور قرائن تو یہ اسی بات کی تائید میں ہیں۔ اور ان کی بناء پر آپ نے لکھا کہ کچھ تعجب نہیں کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہو۔ پس حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا تفاول کے طور پر خلیفۃ المسیح کا نام محمود رکھنا یہ تو آپ کے اجتہادی گمان پر دال ہے۔ اور اپنے اندر اثباتی پہلو غالب رکھتا ہے نہ کہ انکار کا پہلو چنانچہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اسی اشتہار تکمیل تبلیغ میں جس میں آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کا نام بطور تفاول بشیر اور محمود رکھنے کا ذکر فرمایا آگے پسر موعود کے متعلق ایک الہامی شعر

اے فخرِ رسل قرب تو معلومم شد

دیر آمدۂ ز رہ دور آمدۂ

لکھنے کے بعد فرماتے ہیں۔

"اگر حضرت باری جل شانہ کے ارادہ میں دیر سے مراد اسی قدر دیر ہے جو اس پسر کے پیدا ہونے میں جس کا نام بطور تفاول بشیر الدین محمود رکھا گیا ہے ظہور میں آئی تو تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو"

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فقرہ سے یہ امر روز روشن کی طرح ظاہر ہے۔ کہ آپ اجتہاداً یہی گمان فرما رہے تھے۔ کہ کیا تعجب کہ یہی لڑکا مصلح موعود ہو۔ مگر مصری صاحب بالکل اس کے الٹ تفاول کے لفظ سے یہ نتیجہ نکال رہے ہیں۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی پیدائش پر آپ کے مصلح موعود ہونے سے انکار فرمایا۔ اگر مصری صاحب یہ کہیں۔ کہ اسی اشتہار تکمیل تبلیغ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بھی تو لکھا ہے۔

"اور کامل انکشاف کے بعد پھر اطلاع دی جائے گی۔ مگر ابھی تک مجھ پر یہ نہیں کھلا۔ کہ یہی لڑکا مصلح موعود اور عمر پانے والا ہے۔ یا کوئی اور ہے"۔

تو مصری صاحب یاد رکھیں۔ کہ حضور کا ایسا لکھنا اس امر پر دال نہیں۔ کہ آپ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کو مصلح موعود کی پیشگوئی کا مصداق ماننے سے انکار کیا ہے۔ بلکہ اس جگہ آپ نے صرف کامل انکشاف یا بالفاظ دیگر الہامی تفہیم کی نفی فرمائی ہے۔ ورنہ حضور کا اپنا اجتہاد تو وہی تھا۔ جو میں اوپر نقل کر چکا ہوں۔

بشیر اول کی مثال

مصری صاحب دیکھئے۔ بشیر اول کی پیدائش پر بھی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا اجتہاداً یہی گمان تھا۔ کہ کیا تعجب کہ مصلح موعود بھی لڑکا ہو۔ چنانچہ سبز اشتہار میں بشیر اول کے متعلق اپنے اس اجتہادی گمان کا ذکر یوں فرماتے ہیں۔

"اس بارے میں صفائی سے اب تک کوئی الہام نہیں ہوا۔ ہاں اجتہادی طور پر گمان کیا جاتا تھا۔ کہ کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو"۔

گویا جس طرح بشیر اول کے متعلق حضرت مسیح موعود نے الہامی تفہیم سے انکار کیا ہے۔ ایسے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی پیدائش پر آپ کے مصلح موعود ہونے کے متعلق صرف الہامی تفہیم نہ ہونے کا اقرار کیا۔ ورنہ اجتہاداً جس طرح بشیر اول کے متعلق یہ لکھتے ہیں کہ آپ کا گمان تھا۔ کہ "کیا تعجب کہ مصلح موعود یہی لڑکا ہو"۔ ویسے ہی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی پیدائش پر آپ کے متعلق حضور نے اپنا اجتہاد یوں تحریر فرما دیا۔ کہ تعجب نہیں کہ یہی لڑکا موعود لڑکا ہو۔

ایک بیّن فرق

ہاں ایک فرق ان دونوں لڑکوں کے متعلق یہ پایا جاتا ہے۔ کہ بشیر اول کے متعلق آپ نے اپنے اس اجتہاد کی بعد میں خود ہی تغلیط فرما دی۔ لیکن حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے متعلق اشتہار تکمیل تبلیغ میں آپ نے جو اجتہاد پیش فرمایا تھا۔ اس کی آپ نے کبھی تغلیط نہیں فرمائی۔ بلکہ بعد میں ہمیشہ آپ کو سبز اشتہار والی پیشگوئی کا مصداق قرار دے کر اس اجتہاد کی تصدیق و تائید ہی فرماتے رہے۔

اب جبکہ یہ ثابت ہوگیا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اشتہار تکمیل تبلیغ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کے مصلح موعود ہونے سے انکار نہیں فرمایا۔ بلکہ آپ کا مصلح موعود ہونا ممکن تسلیم کیا ہے۔ تو دوسری طرف بعد ازاں آپ کو بار بار سبز اشتہار کا مصداق قرار دینے سے یہ لازم نہ آیا۔ کہ سبز اشتہار میں یا اشتہار دہم جولائی میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام دو لڑکوں کے متعلق پیشگوئی تسلیم کرتے تھے۔ بلکہ اس سے تو یہ امر صاف کھل گیا۔ کہ تکمیل تبلیغ کے وقت آپ نے جو اجتہاد پیش کیا تھا۔ آپ اسی پر قائم رہے۔

ایک اور طریق سے مصری صاحب کے خیالات کی تردید

مصری صاحب کے اس خیال کی تغلیط کہ پیشگوئی سبز اشتہار میں دو محمود نامی لڑکوں کے متعلق ہے۔ صفحہ ۷ والا محمود کشف والی پیشگوئی کا مصداق اور صفحہ ۱۷ و ۲۱ والا محمود الہام دہم جولائی والی پیشگوئی کا مصداق ہے۔ ایک اور طرح سے بھی ہوسکتی ہے اور وہ یہ کہ اگر کشف والی پیش گوئی اور سبز اشتہار صفحہ ۱۷ والی پیشگوئی مصلح موعود والی پیشگوئی سے الگ شخصیت کے متعلق تھی۔ تو اس کی کیا وجہ ہے۔ کہ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی پیدائش پر جب حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشتہار بعنوان تکمیل تبلیغ تحریر فرمایا۔ تو اس میں سبز اشتہار صفحہ سات والی پیش گوئی۔ نیز کشف کی بناء پر آپ کا نام محمود رکھنے کا کیوں اعلان نہ فرمایا کیونکہ ان پیشگوئیوں کے تو بقول مصری صاحب حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز واقعی مصداق تھے۔ اب یہ کیا عجیب بات ہے۔ کہ جن پیشگوئیوں کے تو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز واقعی مصداق تھے۔ اور ان میں آپ کا نام محمود بھی بیان کیا گیا تھا۔ ان پیشگوئیوں کی بناء پر تو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے آپ کا نام محمود رکھنے کا اعلان نہ فرمایا۔ اور مصلح موعود والی پیشگوئی کا ذکر کرکے بطور تفاول آپ کا نام بشیر اور محمود رکھنے کا اعلان فرما دیا۔

پس اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کشف والی پیش گوئی کا مصداق مصلح موعود کو نہ سمجھتے تھے۔ بلکہ اسے کسی الگ شخصیت کے متعلق پیشگوئی یقین کرتے تھے۔ اور بقول مصری صاحب کشف والے محمود کے متعلق سمجھ چکے تھے کہ وہ کوئی الگ شخصیت ہے۔ جس نے بشیر اول کے بعد بلا توقف پیدا ہونا تھا۔ تو پھر کیوں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس بلا توقف پیدا ہونے والی شخصیت پر اس کی پیدائش کے وقت کشف والی پیشگوئی تو چسپاں نہ کی۔ اور اس کی بناء پر آپ کا نام محمود رکھنے کا اعلان نہ فرمایا۔ حالانکہ مصری صاحب کے مسلمات کے رُو سے حضرت خلیفہ ثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز اس پیشگوئی کا واقعی مصداق تھے۔ لیکن مصلح موعود والی پیشگوئی کی بناء پر آپ کا نام بطور تفاول محمود رکھ دیا۔ آخر یہ کیا معمّہ ہے۔

معمّہ کا حل

ہمارے نزدیک تو اس کا حل آسان ہے۔ کہ اشتہار تکمیل تبلیغ میں آپ نے سبز اشتہار اور اشتہار دہم جولائی سے صرف مصلح موعود کی پیشگوئی کا ذکر کرکے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نام اس الہام کو سامنے رکھتے ہوئے بطور تفاول محمود اس لئے رکھا۔ کہ آپ کشف والی پیشگوئی کو مصلح موعود والی پیشگوئی کے علاوہ الگ شخصیت کے متعلق پیشگوئی نہیں سمجھتے تھے۔ بلکہ کشف کو اس مصلح موعود کی پیشگوئی کا مؤید یقین کرتے تھے۔ اس لئے آپ نے اصل الہام کو مدنظر رکھ کر آپ کا نام محمود رکھ دیا۔ اور کشف کا جو اس کا مؤید تھا۔ اس جگہ ذکر نہ کیا۔ ہاں اس وقت اس کو مدنظر ضرور رکھ لیا۔ اسی لئے تو آپ نے بعد میں لکھا کہ رویا اور کشف کی بناء پر آپ نے اپنے بڑے بیٹے کا نام محمود احمد رکھا ہے۔

پس رویا۔ یا کشف۔ اور اشتہار دہم جولائی میں محمود احمد کی پیشگوئی اور سبز اشتہار صفحہ ۱۷ و صفحہ ۲۱ کی پیشگوئی جو مصری صاحب کے نزدیک مسلمہ طور پر مصلح موعود کی پیشگوئی ہے۔ صرف ایک ہی شخصیت کا پتہ دے رہی ہے۔ جب کشف اور اشتہار دہم جولائی میں محمود احمد نام ایک ہی شخصیت کا ثابت ہوگیا۔ تو سبز اشتہار صفحہ ۷ وصفحہ ۱۷۔ وصفحہ ۲۱ میں محمود نامی لڑکے کی پیشگوئی کا مصداق ایک ہی لڑکا قرار پایا۔ جس کے لئے مصلح موعود ہونا ضروری تھا۔

خاکسار:۔

قاضی محمد نذیر۔ قادیانی۔ ثم لائلپوری

Digitized by Khilafat Library Rabwah

میاں نظام الدین صاحب جہلمی کی وفات

یہ دنیا چند روزہ ہے۔ اور آخر کار سب کو خدا تعالےٰ کے حضور جانا ہے ۳۰/ اکتوبر میاں نظام الدین صاحب ٹیلر فوت ہو گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم صحابی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام تھے۔ جہلم کے رہنے والے تھے۔ بیان کیا کرتے تھے۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے ملنے کو ہم تیرہ آدمی جہلم سے آئے۔ حضور سے شرف ملاقات کرتے ہی حضور کے ہاتھ پر بیعت کر کے واپس گئے۔ اور کاروبار کے سلسلہ میں نیروبی چلے گئے۔ جہاں خیاطی کی دوکان اور کپڑے کی تجارت شروع کی۔ جس میں خوب ترقی ہوئی۔ نیروبی کی جماعت کے آپ امام الصلوٰۃ تھے۔ آپ کی دیانت اور امانت کی قدر اغیار تک کرتے تھے۔ آریوں کا خوب مقابلہ کیا کرتے تھے۔ آخر قادیان آ گئے۔ بعض لوگوں نے منع کیا۔ کہ آپ کی دوکان خوب چل رہی ہے اس کو مت چھوڑو۔ مگر دوکان بیچ دی اور روپیہ لے کر قادیان آ گئے۔ اور سب سے پہلے انہوں نے وصیت کا دہم حصہ ادا کیا۔ پھر تین مکان بنائے۔ چونکہ یہاں اتنا کاروبار نہ تھا کہ گزارہ ہو سکے۔ اس لئے با دلِ ناخواستہ ان کو باہر جانا پڑا۔ اور سیر سپاٹے کے لئے ماریشس پہونچے۔ ان کو سینٹ پیر میں مولوی عبید اللہ صاحب مرحوم کی جگہ رکھا گیا۔ یہ دو سال وہاں رہے بڑے اخلاص سے تبلیغ کرتے تھے شعر بھی کہہ لیتے تھے۔ آریوں کے خلاف خوب پرچار کرتے تھے۔ اس لئے ان کا نام وہاں سوامی جی پڑ گیا۔ برجستہ تقریر کرتے تھے۔ بڑے فہیم اور سمجھدار تھے۔ پنجابی کے ان کو بہت شعر یاد تھے۔ میرے ہی ساتھ ماریشس سے واپس آئے۔ پھر کچھ مدت کے بعد افریقہ گئے۔ مگر وہاں کے حالات بالکل بدل چکے تھے۔ ان کی دوکان پر مخالفوں نے پہرہ لگا دیا۔ کہ کوئی ان سے معاملہ نہ کرنے پائے۔ اسی سفر میں تھے جب ان کی پہلی بیوی فوت ہوئی۔ اب ان کے پسماندگان میں ایک بیوی مع ایک بیٹی اور ایک بیٹے کے اور دو بیٹیاں اور دو بیٹے بیوی اول سے ہیں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ آپ کی عیادت کے لئے آپ کے مکان پر تشریف لائے۔ اور ایک گھنٹہ حضور تشریف فرما رہے۔ آپ بہت پرانے صحابی تھے۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ سے آپ کو بہت محبت تھی۔ اللہ تعالےٰ مرحوم کو غریقِ رحمت کرے۔ اور ان کے پسماندگان کو ان کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

خاکسار حافظ غلام محمد امام مسجد دار الرحمت

شاہانِ اسلام کی رواداریاں اور ہندو مصنفین

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملک فضل حسین صاحب احمدی مہاجر اپنی علالت کے ایام میں بھی نہائت قیمتی اور مفید ملک و ملت کام کر رہے ہیں۔ جو تالیفات وہ پہلے شائع کر چکے ہیں۔ وہ ملک و قوم ادباء و فضلا سے خراج تحسین لے چکی ہیں۔ اب حال ہی میں جبکہ وہ کچھ مشکلات میں پڑ گئے تھے۔ ایک اور شاہکار لے کر نکلے ہیں۔ یعنی ایک دلآویز و دلکش تالیف جس کا نام زیب عنوان ہے۔ ایک سرسری نظر میں بھی معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ یہ ایک گنجینۂ معلومات ہے۔ آپ نے اس میں شاہانِ اسلام کی رواداریوں کو ریکارڈ کیا ہے۔ مگر اپنی مخصوص طرز تالیف و تصنیف کے مطابق جو حوالہ دیا ہے بسلسلہ کتب و اخبارات سے خود اسی قوم کے فاضلوں۔ ادیبوں اور مورخوں کا جس پر اتمام حجت مقصود ہے۔ آپ نے پہلے اسلام اور حضرت شارع اسلام علیہ الف الف سلام کی روادارانہ تعلیم کا اقبال ایک ایم۔ اے۔ ایل۔ ایل۔ بی اور ایک شری یت کی زبانِ قلم سے سنایا ہے۔ اور اس کے علاوہ ایک آزاد خیال ہندو اور ایڈیٹر آگرہ مسافر کٹر آریہ سماجی کی تحریر کا حوالہ بتایا ہے۔ پھر خلفاء اسلام کی فقید النظیر رواداریوں کا ذکر ڈاکٹر گستاول بان جیسے فرنچ محقق وغیرہ کی طرف سے دکھایا ہے۔ پھر ویدک دھرمیوں کو ان کے گھر کا پتہ دیتے ہوئے بعض اقبالی بیان درج کئے ہیں کہ اپنے اپنے وقت میں ان لوگوں نے قدیمی باشندگان ہند و غیرہم سے کیا سلوک کیا۔ یہ حصہ بہت درد انگیز ہے مذہب کے اعتبار سے جینیوں اور بدھوں پر جو سینہ فگار مظالم ڈھائے گئے۔ وہ سب ظالموں اور ان کے حامیوں کے اپنے ہی اقرار سے دکھائے ہیں۔

پھر شمالی ہند کے مسلم تاجداروں کی عدیم المثال رواداریوں کا منظر پیش کیا ہے۔ اپنی طرف سے نہیں بلکہ ہندو۔ آریہ سماجی وغیرہ غیر مسلم مولفین و مورخین اور اخبار نویسوں کی تحریرات و تقریرات سے۔ حضرت عالمگیر اورنگ زیب کے متعلق علیحدہ باب قائم کر کے ہندو مصنفین و مورخین کے قلم سے تمام اعتراضات والزامات کی تردید کر دکھائی ہے۔ ان سیاحوں اور غیر ملکی وقائع نویسوں کی شہادتیں بھی پیش کی ہیں۔ جنہوں نے عینی شاہدہ کے بعد ان رواداریوں اور ان کے نتائج حسنہ کو دیکھا۔ پھر آریہ سماجیوں کے قلم سے ان بہتانوں کا رد اس رسالہ کا ایک نہائت ہی لطیف اور مزیدار حصہ ہے۔ اورنگ زیب کے عہد میں جو قابلِ رشک حالات ظاہر ہوئے ان کا تاریخی ثبوت دیتے ہوئے جنوبی ہند کے مسلمان حکمرانوں کی فیاضیوں اور رواداریوں کا ذکر چھیڑا ہے۔ اور اس میں بھی بہت سا مصالحہ خود ان مخالفین کی ہی جانب سے جمع کر کے معترضین کو سخت شرمندہ کیا ہے۔ دکن کے آریہ فاتحین کا اپنی مفتوح رعایا سے انسانیت سوز سلوک دکھاتے ہوئے اور ان مذہبی احکام کا ذکر کرتے ہوئے جو شودروں کے متعلق ہیں۔ پھر مسلمان بادشاہوں کا سلوک مقابل میں لا کر دکن میں بودھوں اور جینیوں پر ویدک دھرمیوں کے ہاتھوں جو بپتا پڑی وہ سب جمع کر دی ہے۔ نہ اپنی طرف سے بلکہ گواہی میں پروفیسر اور سوامی اور عیسائی مصنف لا کے۔ مزید برآں لالہ لاجپت رائے جی مشہور لیڈر وغیرہ کی شہادت سے اپنے دعوے کو مستحکم کر دیا ہے۔ مہاراشٹر میں مرہٹہ قوم اور اسی ضمن میں سیواجی کے متعلق بھی کافی لٹریچر بہم پہونچایا ہے۔ اور سب کچھ آئینہ ۲۴

۲۴ کر دکھایا ہے۔ سیواجی وغیرہ پر جو احسانات کی بارش مسلم حکمرانوں کی جانب سے ہوئی۔ اور پھر جو کچھ اس کا صلہ ملا اس کا بھی ذکر خود اسی کے مداحوں کی زبان سے کہہ سنایا ہے۔ اور یوں ثابت کیا ہے۔ کہ آریہ جاتی کا پروپیگنڈا مسلمان بادشاہوں کی نسبت خاص اغراض پر مبنی ہے۔ وہ اسلامی محاسن اور اخلاق کریمہ کو چھپانا چاہتے ہیں۔ مگر چاند پر تھوکا منہ پر ہی پڑتا ہے۔ غرض یہ رسالہ ۲۰×۳۰/۱۶ کے پونے دوسو صفحات حجم کا اول سے آخر تک نہ صرف ذاتی مطالعہ و اضافہ معلومات کے لئے مفید ہے بلکہ ان پھیلائے ہوئے بد اثرات دور کرنے کے لئے ہر مسلمان کا فرض ہے کہ وہ اس کی زیادہ سے زیادہ اشاعت کر کے ثواب جزیل حاصل کرے قیمت ۶ر ملنے کا پتہ انجمن ترقی اسلام قادیان

خاکسار اکمل عفا اللہ عنہ

ہوا میں کس طرح جنگ کی جاتی ہے

موجودہ جنگ میں جس قسم کے ہوائی جہاز استعمال کئے جا رہے ہیں ان کی امتیازی خصوصیات اور ان کے سازو سامان کے متعلق ایک ماہر خصوصی نے نہایت دلچسپ پیرایہ میں مندرجہ ذیل حالات قلمبند کئے ہیں

جنگی جہازوں کی اقسام

جنگی جہازوں کی متعدد اقسام ہیں۔ لیکن انہیں تین بڑی بڑی قسموں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے (۱) نہایت تیز رفتار سکاؤٹنگ جہاز (۲) لڑائی کرنیوالے جہاز (۳) بم پھینکنے والے جہاز۔

سکاؤٹنگ جہاز میں دو آدمی بیٹھتے ہیں۔ اس میں اپنی حفاظت کیلئے ہلکی قسم کی توپیں لگی ہوتی ہیں نیچے زمین کے فوٹو لینے کے لئے خاص کیمرے ہوتے ہیں۔ اور پیغامات بھیجنے اور وصول کرنے کے لئے وائرلیس۔ یہ جہاز فی گھنٹہ چار سو میل سے زیادہ رفتار پر اڑ سکتے ہیں۔ اس طاقت پرواز پر ذرا غور کیجئے۔ یعنی اگر اس جہاز میں کافی مقدار میں پٹرول رکھا جا سکے۔ تو یہ تمام دنیا کے گرد ۱/۲ ۶ گھنٹہ میں چکر لگا سکتا ہے۔ یہ سکاؤٹنگ جہاز اسی رفتار سے کئی گھنٹوں تک اڑ سکتا ہے۔ اس کے بعد اسے مزید پٹرول لینے کے لئے لازمی طور پر زمین پر اترنا پڑے گا۔

ہوائی جہاز کی بلند پروازی

اس قسم کے جہاز زمین سے کتنی بلندی پر اڑ سکتے ہیں؟ عام طور پر وہ ۲۰ ہزار فٹ کی بلندی پر پرواز کر سکتے ہیں۔ جو تقریباً چار میل کے برابر ہوا۔ اس سے بھی زیادہ بلندی پر اڑنا ممکن ہے۔ لیکن بہت زیادہ اونچا پہنچ کر ہوا بہت ہلکی ہو جاتی ہے۔ اور آدمی کے لئے سانس لینا مشکل ہو جاتا ہے۔

اب تک زیادہ سے زیادہ دس میل کی بلندی پر ایک شخص پہنچا ہے۔ اسے تکبسوں میں ہوا کی ایک بہت بڑی مقدار اپنے ساتھ لے جانی پڑی۔ وہ ربڑ کی نالیوں کے ذریعہ اس "ہوا" کو اپنے اندر پہنچاتا تھا۔ ساڑھے چار میل کی بلندی پر پہنچنے سے پہلے ہی اس شخص کو ذخیرہ میں رکھی ہوئی ہوا کو استعمال کرنے کی ضرورت پڑ گئی

سکاؤٹنگ جہاز کا سازو سامان

سکاؤٹنگ جہاز میں خاص کیمرے رکھے جاتے ہیں۔ اور ہوا میں پرواز کرتے ہوئے نیچے زمین کے فوٹو لئے جاتے ہیں۔ یہ فوٹو بہت بلندی پر سے لئے جا سکتے ہیں۔ اور سینما کی تصاویر کی طرح ان میں تسلسل قائم رہتا ہے۔ ان تصاویر سے یہ معلوم ہو جاتا ہے۔ کہ دشمن کی فوجیں کہاں ہیں۔ اور ان کی توپیں کس جگہ پر رکھی ہوئی ہیں۔ جہاز میں وائرلیس کے ذریعہ نیچے زمین پر لوگوں کو پیغام ارسال کئے جاتے ہیں۔ اور پرواز کے وقت زمین سے پیغامات وصول بھی کئے جا سکتے ہیں۔

لڑائی کرنے والے جہاز

لڑائی کرنے والے جہاز سکاؤٹنگ جہازوں سے مقابلتاً زیادہ بھاری ہوتے ہیں۔ لیکن تقریباً اتنے ہی تیز رفتار ہوتے ہیں۔ بالخصوص زیادہ بلندی پر پہنچنے کے لئے ان میں کئی مشین گنیں لگی ہوتی ہیں۔ جنہیں بیک وقت ایک آدمی چلا سکتا ہے۔ ان جہازوں سے یہ مقصود ہے کہ دشمن کے جہازوں کو تباہ کیا جائے جونہی اطلاع ملتی ہے کہ دشمن کے جہاز قریب پہونچ رہے ہیں۔ لڑائی کرنے والے جہاز تیزی سے آسمان میں اڑ جاتے ہیں اور دشمن کے جہازوں سے اوپر پہونچ کر ان پر توپیں چھوڑ دیتے ہیں۔ اس قسم کے جہاز میں جو آدمی ہوں وہ نہایت دلیر اور کاریگر ہونے چاہئیں۔ ان کی ساخت اور مشینری بھی اول درجہ کی ہونی چاہیئے۔

حال میں دشمن کے متعدد جہازوں نے برطانوی سمندری جہازوں پر بمب پھینکنے کی کوشش کی۔ برطانیہ نے لڑائی کرنے والے چند جہاز بھیج دیئے اور دشمن کو جلد واپس لوٹنا پڑا۔ اس کے ایک تہائی سے زیادہ جہاز ضائع ہو گئے اور برطانیہ کے ایک جہاز کا بھی نقصان نہیں ہوا۔ اس سلسلہ میں غیر معمولی بات یہ تھی۔ کہ برطانوی جہازوں میں جو افسر اور ہواباز تھے۔ وہ سب کے سب والنٹیر تھے۔ جنہیں بہت ہی کم ٹریننگ ملی تھی۔ دشمن کے جہازوں کے مقابلہ میں برطانوی جہاز بہت تیز رفتار ثابت ہوئے۔ ان کی ساخت بھی کہیں زیادہ بہتر تھی۔

بم پھینکنے والے جہاز

بم پھینکنے والے جہاز بھاری ہوتے ہیں۔ اور ان کی رفتار بھی مقابلۃً کم ہوتی ہے۔ لیکن پھر بھی فی گھنٹہ تقریباً دو سو میل کے حساب سے پرواز کر سکتے ہیں۔ ان میں کئی بم رکھے جاتے ہیں۔ جو ان مقامات پر جنہیں نشانہ کے لئے منتخب کیا جائے۔ پھینکے جاتے ہیں۔ برطانوی حکومت نے فیصلہ کیا ہے۔ کہ ان کے بم پھینکنے والے جہاز صرف باقاعدہ بحری یا فوجی مقامات کو نشانہ بنائیں گے۔ چند ہفتے ہوئے ان جہازوں پر سے بم برسائے گئے تھے۔ ایک کے سوا باقی تمام جہاز صحیح سلامت انگلستان واپس پہنچ گئے دشمن کے جہازوں کو جو نقصان پہنچا اس کے فوٹو لئے گئے۔ حسب معمول دشمنوں نے یہ بیان کیا۔ کہ کوئی نقصان نہیں پہنچا۔ لیکن ان تصاویر سے اس کے بالکل برعکس ثابت ہو گیا۔

جرمنی۔ فرانس اور برطانیہ کے پاس سینکڑوں جنگی طیارے ہیں۔ لیکن چونکہ جرمنی نے برطانیہ اور فرانس سے پہلے ان کی تیاری شروع کر دی تھی۔ اس لئے جرمن جہاز پرانی وضع کے ہیں۔ اور وہ مقابلۃً ان سے زیادہ کارگر بھی نہیں۔ ایک طیارہ پر دو ہزار سے کر بیس ہزار پونڈ تک لاگت آتی ہے۔ جنگ کے وقت سب سے زیادہ ضروری بات یہ ہے۔ کہ یہ جہاز کس تعداد میں تیار کئے جا سکتے ہیں۔ اور ان کے لئے سازو سامان اور کاریگر کس حد تک میسر ہو سکتے ہیں۔ فرانس اور برطانیہ میں ہر ماہ سینکڑوں طیارے بنائے جا رہے ہیں۔ ان کے سازو سامان اور کاریگر حاصل کرنے کے متعلق ذرائع بہت وسیع ہیں۔ اور ان کے والنٹیروں کی تعداد کا تو کوئی ٹھکانہ ہی نہیں۔ جو ٹریننگ کے لئے دستیاب ہو سکتی ہے۔

انگلستان ایک بہت زیادہ صنعتی ملک ہے۔ اور اس کے انجینئروں کی شہرت تمام دنیا میں پھیلی ہوئی ہے۔ ممکن ہے کہ جہاں تک طیاروں کی مجموعی تعداد کا تعلق ہے جرمنی کو عارضی طور پر کچھ فوقیت حاصل رہے۔ لیکن اس کے پاس ان جہازوں کی تیاری کے ذرائع بالکل ناکافی ہیں۔

برطانوی نوآبادیات کا حصہ

تمام برطانوی نوآبادیات بالخصوص آسٹریلیا نیوزی لینڈ اور کینیڈا۔ برطانیہ عظمٰے کی ایئر فورس کو زیادہ کرنے میں حصہ لے رہی ہیں۔ اور حال ہی میں یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ کینیڈا میں سینکڑوں افسروں اور آدمیوں کو ٹریننگ دی جائے۔ چنانچہ نوآبادی مذکور میں خود برطانیہ اور دوسری تمام نوآبادیات کی طرف سے افسروں اور آدمیوں کو ٹریننگ کے لئے بھیجا جائے گا۔ یہ ٹریننگ دشمن کی طرف سے بغیر کسی قسم کی مداخلت کے دی جائے گی

علاوہ ازیں برطانوی نوآبادیات طیاروں کی بیش از پیش تعداد کی تیاری میں مصروف ہیں۔ الغرض آدمیوں اور مشینوں کے متعلق ان کے ذرائع غیر محدود ہیں۔ روز بروز برطانیہ عظمٰے اور ایمپائر کی طاقت میں اضافہ ہو رہا ہے اور پھر ان تمام باتوں سے زیادہ اہم برطانیہ اور ان ممالک کے باشندوں کا جذبہ مستعدی ہے جن سے مل کر یہ ایمپائر بنی ہے اور جسے بعض اوقات دول مشترکہ برطانیہ کہا جاتا ہے ہر نوآبادی مشترک مقصد کے حصول یعنے دنیا کو ظلم وستم سے نجات دلانے پر تلی ہوئی ہے ٭

Digitized by Khilafat Library Rabwah

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خریدارانِ الفضل جن کو وی پی ہونگے

جن احباب کا چندہ ۲۱ اکتوبر ۳۹ء سے ۲۰ نومبر ۱۹۳۹ء تک کسی تاریخ کو ختم ہوتا ہے۔ ان کے اسماء گرامی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں۔ اس فہرست میں ان اصحاب کے نام بھی درج ہیں۔ جو اپنا چندہ باقاعدہ دفتر محاسب کی معرفت یا بذریعہ منی آرڈر ارسال فرمایا کرتے ہیں۔ ایسے اصحاب کے اسماء محض ان کی اطلاع کی غرض سے شائع کئے جاتے ہیں۔ تاکہ اگر وہ اب تک چندہ ارسال نہیں فرما سکے تو اس اعلان کو دیکھتے ہی ارسال فرمادیں۔ ان اصحاب کے نام وی پی ارسال نہیں ہونگے۔ ایسے اصحاب کے علاوہ دوسرے تمام احباب کی خدمت میں گذارش ہے۔ کہ ۱۵ نومبر ۳۹ء سے قبل چندہ ادا فرمادیں یا قیمت کی ادائیگی کے متعلق اس تاریخ تک دفتر میں اطلاع بھیجدیں۔ تا ان کے وی پی رد کئے جاسکیں۔

جو اصحاب ان دونوں صورتوں میں سے کوئی ایک صورت اختیار نہ کریں گے ان کے نام وی پی ارسال کردیئے جائیں گے۔ بعض اوقات دوست اطلاع ارسال فرمانے میں تاخیر کر دیتے ہیں۔ اور چونکہ وی پی کی تاریخ گذر جانے کے بعد ان کی اطلاع دفتر میں پہنچتی ہے اور اس وقت وی۔ پی رد کئے نہیں جاسکتے۔ اس لئے احباب اس بارے میں خاص طور پر احتیاط فرمادیں۔

(مینیجر)

۹۰۷۷ سید حسام الدین صاحب حیدر صاحب
۹۰۹۲ ایم۔ اے جلیل فیضی صاحب
۹۱۲۳ محمد حسین خان صاحب
۹۱۲۴ بابو عنایت الٰہی صاحب
۹۱۵۵ سید حبیب الرحمٰن صاحب
۹۱۷۰ خادم علی صاحب
۹۲۳۳ حکیم عبد الرحمٰن صاحب
۹۲۴۷ بابو عطاء اللہ صاحب
۹۳۱۹ شیخ محمد محسن صاحب
۹۳۵۱ بابو شکر الٰہی صاحب
۹۳۸۶ مولوی خلیل الرحمٰن صاحب
۹۴۵۹ محمد عیسیٰ صاحب
۹۴۶۳ چوہدری دوست محمد صاحب
۹۴۸۲ خواجہ محمد شریف صاحب
۹۵۹۷ ڈاکٹر اقبال علی غنی صاحب
۹۵۳۵ شیخ فضل حق صاحب
۹۸۰۹ محمد یوسف صاحب
۹۰۲۰ محمد الدین صاحب
۹۹۰۲ قمر الدین صاحب
۹۹۶۴ آئی اے حکیم صاحب
۹۹۸۴ مرزا غلام سرور صاحب
۹۹۹۶ چوہدری اعظم علی صاحب
۱۰۰۱۳ مولوی غلام حسین صاحب
۱۰۰۳۴ حبیب اللہ خان صاحب
۱۰۰۳۷ چوہدری محمد شریف صاحب

۱۰۰۴۲ شیخ صدیق احمد صاحب
۱۰۱۰۳ عزیز الدین صاحب
۱۰۱۰۷ انجانہ ملک محمد شفیع صاحب
۹۵۶۹ محمد حسین صاحب
۱۰۱۰۷ امیر جماعت احمدیہ
۱۰۱۹۰ میاں نصیر احمد صاحب
۱۰۲۷۴ شیخ عظیم الدین صاحب
۱۰۲۸۱ منور احمد صاحب
۱۰۲۸۲ کمال احمد صاحب
۱۰۳۰۷ میر غلام محمد صاحب
۱۰۳۳۴ ایم ایل بارکر صاحب
۱۰۳۷۸ ملک فضل حسین صاحب
۱۰۴۶۰ غلام جیلانی خان صاحب
۱۰۴۶۲ لفٹننٹ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۰۴۹۷ میر عبد السلام صاحب
۱۰۶۰۰ میر مرید احمد خان صاحب
۱۰۶۸۲ صوبیدار ڈاکٹر ظفر حسن صاحب
۱۰۷۲۱ حافظ سخاوت علی صاحب
۱۰۷۹۶ میاں غلام رسول صاحب
۱۰۸۰۷ منشی دانشمند صاحب
۱۰۸۲۳ بشیر احمد صاحب
۱۰۸۷۵ محمد شریف صاحب چغتائی
۱۰۸۷۶ ڈاکٹر شیخ احمد الدین صاحب
۱۰۹۳۷ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۱۱۰۰۰ حاجی محمد بخش صاحب
۱۱۱۸۷ سید لال شاہ صاحب

۱۱۲۵۳ چوہدری محمد فضل صاحب
۱۱۳۰۶ سیٹھ حاجی الیاس صاحب
۱۱۳۱۰ منشی محمد بخش صاحب
۱۱۳۹۸ ایم اے بیگم صاحبہ
۱۱۴۳۴ فتح محمد صاحب سٹرا
۱۱۵۱۲ نذیر احمد صاحب
۱۱۵۴۷ شیخ احمد علی صاحب
۱۱۵۴۸ چوہدری عنایت اللہ خان صاحب
۱۱۵۷۹ محمد بخش صاحب
۱۱۵۸۵ الٰہی محمد صاحب
۱۱۶۱۹ منشی فیروز الدین صاحب
۱۱۶۹۸ محمد بخش صاحب
۱۱۸۵۳ ڈاکٹر محمود صاحب
۱۱۸۸۲ قاضی عبد الخالق صاحب
۱۱۴۵ ایم ایم کریم بخش صاحب
۱۱۹۶ ڈاکٹر احمد صدیق صاحب
۲۱۳ محمد عثمان صاحب
۲۹۱ سردار خان صاحب
۵۰۹ شیخ محمد حسین صاحب
۹۷۹ خوشی محمد صاحب
۱۱۶۵ حاجی عبد القدوس صاحب
۱۲۱۲ منشی طفیل محمد صاحب
۱۲۱۷ چوہدری بشارت علی خان صاحب
۱۸۱۷ بابو اللہ بخش صاحب
۲۰۴۴ فیض محمد صاحب
۲۲۰۴ دی کانٹیننٹل موٹر ہاؤس

۲۲۵۷ ڈاکٹر محمد شفیع صاحب
۲۲۶۱ ایم۔ اے رشید صاحب
۲۲۷۵ بابو محمد شفیع صاحب
۲۲۷۰ چوہدری عطا محمد صاحب
۲۸۵۴ قاضی محمد حنیف صاحب
۲۹۴۱ ڈاکٹر پیر بخش صاحب
۳۱۵۸ عبد المالک صاحب
۳۴۹۲ نیک عالم خان صاحب
۳۵۸۳ خواجہ عبد الرحمٰن صاحب
۳۶۷۲ ڈاکٹر محمد یوسف شاہ صاحب
۳۷۳۵ بابو اللہ جوایا ظہور احمد صاحب
۳۸۹۰ ڈاکٹر سراج الدین صاحب
۴۰۱۱ شیخ محمد کرم الٰہی صاحب
۴۰۲۴ چوہدری جلال الدین صاحب
۴۳۳۱ سومبر خان صاحب
۴۴۱۶ محمد حسین صاحب
۴۸۲۹ محمد حسین صاحب
۵۰۸۴ دوست محمد صاحب
۵۳۰۶ عبد اللطیف صاحب
۵۳۳۰ چوہدری سردار خان صاحب
۵۶۱۳ جناب کرم الٰہی صاحب
۶۰۸۸ محمد عظیم صاحب
۶۱۸۱ ہیڈ جمعدار محمد خان صاحب
۶۲۵۶ بیگم صاحبہ نواب محمد علی خان صاحب
۶۳۰۱ شیخ حمید احمد صاحب
۶۴۸۱ سیٹھ محمد صدیق صاحب
۶۵۱۱ ایم غلام مصطفیٰ صاحب
۶۷۲۹ حبیب الرحمٰن صاحب
۶۸۱۰ مخدوم نذیر احمد صاحب
۶۹۴۰ میاں سلطان علی صاحب
۷۰۰۱ ملک محمد خان صاحب
۷۰۸۳ جناب ولی اللہ صاحب
۷۱۳۱ محمد حسین صاحب
۷۱۵۰ چوہدری عنایت اللہ صاحب
۷۲۱۴ محمد عبد السمیع صاحب
۷۳۵۵ ملک شیر بہادر خان صاحب
۷۴۰۷ چوہدری عبد الحمید صاحب
۷۴۶۱ بابو عبد الغنی صاحب
۷۴۹۵ بابو محمد حنیف صاحب
۷۶۵۵ سیکرٹری انجمن احمدیہ
۷۷۸۷ میاں عطاء اللہ صاحب

۷۹۰۰ ڈاکٹر محمد الدین صاحب
۷۹۱۷ چوہدری غلام حسین صاحب
۷۹۵۲ احمد حسین سعید صاحب
۸۱۵۶ شیخ غلام رسول صاحب
۸۱۶۵ بابو غلام محمد صاحب
۸۳۱۰ قاضی ظہور الدین صاحب
۸۳۱۹ محمد شفیع صاحب
۸۴۷۲ ملک کرم الٰہی صاحب
۸۷۸۰ شیخ محمد بخش صاحب
۸۸۸۱ چوہدری غلام محمد صاحب
۸۸۸۷ چوہدری عاشق محمد صاحب
۸۹۱۶ عین علی شاہ صاحب
۱۲۱۷۲ محمد صادق صاحب
۱۲۱۸۵ چوہدری مہتاب الدین صاحب
۱۲۲۳۲ مرزا احمد بیگ صاحب
۱۲۲۷۹ شیخ محمد اکبر صاحب
۱۲۲۹۳ حکیم محمد یعقوب صاحب
۱۲۳۲۳ محمد عبد العزیز صاحب
۱۲۳۶۹ ملک عطاء اللہ صاحب
۱۲۴۰۸ حوالدار میجر علی محمد صاحب
۱۲۴۹۲ چوہدری نواب الدین صاحب
۱۲۵۱۱ سردار محمد صاحب
۱۲۵۹۶ مرزا اصغر بیگ صاحب
۱۲۶۴۳ بابو محمد شریف صاحب
۱۲۶۷۸ ایم اے ڈبلیو خان صاحب
۱۲۷۱۶ عبد المجید صاحب
۱۲۷۲۰ شیخ فتح محمد صاحب
۱۲۷۲۶ شیخ عبد الحمید صاحب
۱۲۷۴۴ مولوی محب الرحمٰن صاحب
۱۲۷۵۹ چوہدری عبد الواحد صاحب
۱۲۸۳۴ عبد الرشید صاحب
۱۲۸۵۴ بابو برکت اللہ صاحب
۱۲۸۶۶ محمد رشید خان صاحب
۱۲۸۸۹ چوہدری چھجو خان صاحب
۱۲۸۹۴ ظفر حسن صاحب
۱۳۰۵۴ ماسٹر الٰہ داد صاحب
۱۳۰۹۸ مبارک احمد خان صاحب
۱۴۰۰۶ اے آر ڈاکٹر
۱۴۰۶۲ ماسٹر الٰہ داد خان صاحب
۱۴۰۸۳ ایس عبد الحی صاحب
۱۴۱۴۶ چوہدری نبی احمد صاحب
۱۴۱۵۴ ماسٹر محمد بخش صاحب
۱۴۱۸۸ مینیجر ممتاز ضیاء الدولہ صاحب

۱۴۱۹۷ مولوی کرم الٰہی صاحب
۱۴۲۰۷ چوہدری مبشر احمد صاحب
۱۴۲۲۸ ایم عبد الوحید صاحب
۱۴۲۳۲ چوہدری احمد جان صاحب
۱۴۲۵۲ اے ڈی ابوبکر کویا
۱۴۲۶۶ ڈاکٹر غفور الحق صاحب
۱۴۲۸۸ عطاء الرحمٰن صاحب
۱۴۲۹۲ مستری چراغ دین صاحب
۱۴۳۰۶ چوہدری نادر علی صاحب
۱۴۳۹۶ غلام احمد صاحب
۱۴۴۱۳ منشی نذیر احمد صاحب
۱۴۴۲۳ محمد شفیع صاحب
۱۴۴۴۶ محمد نثار اللہ خان صاحب
۱۴۴۶۳ ملک برکت علی صاحب
۱۴۴۷۵ محمد شریف صاحب
۱۴۴۷۹ لائبریرین احمدیہ دار التبلیغ
۱۴۴۸۲ مجسٹریٹ صاحب علاقہ بٹالہ
۱۴۴۸۴ ہاشم حاجی غنی صاحب
۱۴۴۹۴ عبد العزیز صاحب
۱۴۴۹۷ بابو ضیاء الحق خان صاحب
۱۴۵۰۰ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۵۰۳ شیخ کریم بخش صاحب
۱۴۵۱۴ احمد جان خان صاحب
۱۴۵۱۹ عبد الرحمٰن خان صاحب
۱۴۵۵۳ جمعدار فتح الدین صاحب
۱۴۵۵۴ محمد عبد اللہ صاحب
۱۴۵۷۸ چوہدری محمد انور صاحب
۱۴۵۸۸ ملک عبد المجید خان صاحب
۱۴۵۹۹ خواجہ محمد اسمٰعیل صاحب
۱۴۶۲۷ عبد السلام صاحب
۱۴۶۲۹ لال محمد صاحب
۱۴۶۶۳ غلام حیدر صاحب
۱۴۶۶۶ چوہدری بشارت احمد صاحب
۱۴۶۴۰ سید یعقوب الرحمٰن صاحب
۱۴۶۰۸ جی۔ یوسفی صاحب
۱۴۷۰۰ محمد سعید صاحب
۱۴۷۰۷ محمد عبد الحق صاحب
۱۴۷۰۹ چوہدری محمد حسن صاحب
۱۴۷۱۰ رانا فیض بخش صاحب
۱۴۷۲۹ عبد القادر صاحب
۱۴۷۳۰ عبد الحکیم صاحب
۱۴۷۳۴ چوہدری خوشی محمد صاحب
۱۴۷۳۶ غلام محمد صاحب

۱۴۷۴۵ غلام نبی صاحب مگر
۱۴۷۵۴ مرزا مظفر احمد صاحب
۱۴۷۵۵ منصور احمد صاحب
۱۴۷۶۲ ڈاکٹر سید عنایت اللہ شاہ صاحب
۱۴۷۶۴ غلام رسول صاحب

۱۴۷۷۰ - بابو عبدالحمید صاحب
۱۴۷۷۲ محمد اسماعیل صاحب
۱۴۷۷۵ مولوی حبیب اللہ صاحب
۱۴۷۸۹ حسین محمد صاحب
۱۴۸۰۰ - منشی عبداللہ صاحب
۱۴۸۳۱ - شیخ خادم حسین صاحب
۱۴۸۳۹ چوہدری محمد الدین صاحب
۱۴۸۴۰ ہدایت علی شاہ صاحب
۱۴۸۶۰ چوہدری عبداللہ خان صاحب

ایک دوکان کریانے کی جس میں مختلف پنساری و آٹا دال چاول کی اشیا ہیں جس کی آمد اوسطاً دس روپے ماہوار ہے۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ ادا کرتا رہوں گا۔ اگر آمد کم و بیش ہو۔ تو اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز اگر میرے مرنے کے بعد اگر میری کوئی اور جائداد ہو۔ تو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی صدر انجمن احمدیہ مالک ہوگی۔ والسلام العبد:۔ عبداللہ خان دوکاندار محلہ دارالبرکات ریلوے روڈ قادیان

گواہ شد:۔ محمد عبداللہ بوتالوی محلہ دارالبرکات قادیان بقلم خود
گواہ شد:۔ محمد نذیر خان

Digitized by Khilafat Library Rabwah

پرانے گرم کوٹ و کمبل

ہر سال ہندوستان بھر میں سب سے زیادہ ہمارا مال کھپت ہوتا ہے۔ ہمارے ہزاروں مستقل خریدار ہر سال نفع سے مالا مال ہوتے ہیں کیونکہ ہم بہترین کوالٹی کا مال کم سے کم نرخوں پر سپلائی کرنے کی گارنٹی کرتے ہیں۔ ہر قسم کے کوٹ واسکوٹ چیسٹر اور کمبل جو دوسری جگہ ہمارے نرخوں سے ڈبل قیمت پر بھی نہیں ملسکتے آج ہی ۲-۱۱-۱۹۳۹ء نرخنامہ منگوا کر آزمائشی آرڈر دیویں۔

مینیجر رمیش راج اینڈ کمپنی سوداگران کوٹ کراچی

وصیت نمبر ۵۴۶۳

میں عبداللہ خان ولد اخلاص خان قوم پٹھان پیشہ دوکانداری عمر پچیس سال تاریخ بیعت ۶ ستمبر ۱۹۳۳ء ساکن محلہ دارالبرکات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۳۹ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

اس وقت میری کل جائداد

دل روز رجسٹرڈ
عجیب و غریب حیرت انگیز اضافہ

ناسور۔ ہر قسم کے سور، داد، سینبل، لمت، خنازیر، ناسور۔ بھگندر، بچھرالی، رسولی، گلٹی، طاعون۔ کان، ناک کی اندرونی و بیرونی پھنسیاں منہ مہاسے، پیٹ کی ٹوڑیاں، درد گردہ، دانت درد، سر درد و دیگر اعضائی دردوں، زہریلے جانوروں کے ڈسے اور کاٹے کا اکسیر بے ضرر اور شرطیہ علاج ہے۔ قیمت فی شیشی ۲/ عہ۔ ۸/ محصولڈاک بذمہ خریدار۔ ہر مشہور دوا فروش سے مل سکتی ہے۔

المشتہر
حکیم طاہر الدین اینڈ سنز دول روز ویلا دواخانہ اچھرہ لاہور

حب اٹھرا دوائی اٹھرا
محافظ جنین (رجسٹرڈ)

اسقاط حمل کا مجرب علاج حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ کے شاگرد کی دوکان سے

جن کے حمل گر جاتے ہیں۔ یا مردہ بچے پیدا ہوتے ہیں۔ یا پیدا ہو کر فوت ہو جاتے ہیں اکثر ان بیماریوں کا شکار ہوتے ہیں۔ سبز پیلے۔ دست قے۔ پیچش۔ درد پسلی یا نمونیہ ام الصبیان پر چھاواں یا سوکھا۔ بدن پر پھوڑے پھنسی چھلے۔ خون کے دھبے۔ پڑنا دیکھنے میں بچہ موٹا تازہ خوبصورت معلوم ہونا۔ بیماری کے معمولی صدمہ سے جان دے دینا بعض کے ہاں اکثر لڑکیاں پیدا ہونا۔ لڑکیوں کا زندہ رہنا۔ لڑکے فوت ہو جانا۔ اس مرض کو طبیب اٹھرا اور اسقاط حمل کہتے ہیں۔ اس موذی مرض نے کروڑوں خاندان بے چراغ و تباہ کر دیئے ہیں۔ جو ہمیشہ ننھے بچوں کے منہ دیکھنے کو ترستے رہے۔ اور اپنی قیمتی جائدادیں غیروں کے سپرد کر کے ہمیشہ کے لئے بے اولادی کا داغ لے گئے

حکیم نظام جان اینڈ سنز شاگرد حضرت قبلہ مولوی نور الدین صاحب طبیب سرکار جموں و کشمیر نے آپ کے ارشاد سے ۱۹۰۱ء میں دواخانہ ہذا قائم کیا۔ اور اٹھرا کا مجرب علاج حب اٹھرا رجسٹرڈ کا اشتہار دیا۔ تاکہ خلق خدا فائدہ حاصل کرے۔ اس کے استعمال سے بچہ ذہین خوبصورت تندرست اور اٹھرا کے اثرات سے محفوظ پیدا ہوتا ہے اٹھرا کے مریضوں کو حب اٹھرا رجسٹرڈ کے استعمال میں دیر کرنا گناہ ہے۔ قیمت فی تولہ ۱۰/- مکمل خوراک گیارہ تولہ یکدم منگوانے پر گیارہ روپے علاوہ محصولڈاک المشتہر حکیم نظام جان شاگرد حضرت خلیفۃ المسیح الاول رضی اللہ عنہ اینڈ سنز دواخانہ معین الصحت قادیان

معجون عنبری

یہ دوا دنیا بھر میں مقبولیت حاصل کر چکی ہے۔ ولایت تک اس کے مداح موجود ہیں۔ دماغی کمزوری کے لئے اکسیر صفت ہے۔ جوان۔ بوڑھے سب کھا سکتے ہیں۔ اس دوا کے مقابلہ میں سینکڑوں قیمتی سے قیمتی ادویات اور کشتہ جات بیکار ہیں۔ اس سے بھوک اس قدر لگتی ہے کہ تین تین سیر دودھ اور پاؤ پاؤ بھر گھی ہضم کر سکتے ہیں۔ اس قدر مقوی دماغ ہے۔ کہ بچپن کی باتیں خود بخود یاد آنے لگتی ہیں۔ اس کو مثل آبحیات کے تصور فرمائیے اس کے استعمال کرنے سے پہلے اپنا وزن کیجئے۔ بعد استعمال پھر وزن کیجئے۔ ایک شیشی چھ سات سیر خون آپ کے جسم میں اضافہ کرے گی۔ اس کے استعمال سے اٹھارہ گھنٹہ تک کام کرنے سے مطلق تھکن نہ ہوگی۔ یہ دوا رخساروں کو مثل گلاب کے پھول اور مثل کندن کے درخشاں بنا دے گی۔ یہ نئی دوا نہیں ہے۔ ہزاروں مایوس العلاج اس کے استعمال سے بامراد بن کر مثل پندرہ سالہ نوجوان کے بن گئے۔ یہ نہایت مقوی مبہی ہے۔ اسکی صفت تحریر میں نہیں آ سکتی۔ تجربہ کر کے دیکھ لیجئے۔ اس سے بہتر مقوی دوا آج تک دنیا میں ایجاد نہیں ہوئی۔ قیمت فی شیشی دو روپے (۲) نوٹ:۔ فائدہ نہ ہو تو قیمت واپس فہرست دواخانہ مفت منگوائیے جھوٹا اشتہار دینا حرام ہے اپنے کا پتہ:۔ مولوی حکیم ثابت علی محمود نگر لکھنؤ

بوسکی سفید گھوڑا

یہ نہایت عمدہ قمیصوں کے لئے ریشمی بوسکی ہے ولایتی و دیگر گھوڑوں کی بوسکی کا مقابلہ کرتی ہے چلنے میں مضبوط ہے۔ فائدے کی چیز ہے۔ تھان ۴۲ گز عرض ۲۷ قیمت عہ محصول ۱۵/ دو تھان کے خریدار کو محصول معاف نمونہ کا تھان چھ گز قیمت ہے محصول ۸/ نوٹ:۔ یہ سن کر ٹاکیلا یا سوت کا ثابت کرنے پر سو روپیہ انعام۔ آرڈر دیتے وقت سٹیشن کا نام لکھیں۔
سنگل سن اینڈ برادرز نمبر ۴۲ لدھیانہ